اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر — غلام نبی

فی پرچہ ۱/

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ... بیرون ہند ...

نمبر ۵۰ | مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

۲۴ اکتوبر۔ سری نگر سے ایک معزز مہمان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ملاقات کی غرض سے تشریف لائے۔ اور حضور نے ان کو شرفِ ملاقات بخشا۔

اس سال مولوی فاضل پاس طلباء میں سے مبلغین کلاس کے لئے حسب ذیل چھ طالب علم آزمائشی امتحان کے بعد وظیفہ پر منتخب کئے گئے۔ ۱۔ محمد سلیم صاحب۔ ۲۔ شیخ عبد القادر صاحب۔ ۳۔ محمد شریف صاحب۔ ۴۔ شیخ مبارک احمد صاحب۔ ۵۔ ظہور الحسن صاحب۔ ۶۔ عبد الغفور صاحب

نہایت رنج اور افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ چوہدری عبد السلام صاحب کاٹھ گڑھی پاؤں میں کانٹا چبھنے کی وجہ سے چند دن بیمار رہ کر ۱۹ اکتوبر کو فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لاش بذریعہ لاری ۲۰ اکتوبر قادیان لائی گئی۔ ۲۱۔ کی صبح کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ مرحوم نہایت مخلص اور سلسلہ کے ان تھک خدمت گزار تھے۔ ہمیں اس صدمہ میں نہ صرف مرحوم کے رشتہ داروں بلکہ اس علاقہ کے احمدیوں سے پوری ہمدردی ہے۔ بیرونی جماعتیں مرحوم کے لئے دعا مغفرت کریں۔ مفصل حالات انشاء اللہ شائع کئے جائیں گے۔

مسلم نمائندگان جموں و کشمیر پر کامل اعتماد کا اظہار

مطالبات کے جواب کے لئے دس دن کی میعاد مسلمانوں سے متحدہ امداد کی درخواست

سرینگر کے ایک عظیم الشان جلسہ کی اہم قراردادیں

میاں محمد یوسف صاحب رکن مجلس مسلم نمائندگان کشمیر بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:۔

مورخہ ۲۰ اکتوبر کو مسلمانان سری نگر کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا محمد اسماعیل غزنوی رکن آل انڈیا کشمیر کمیٹی خانقاہ معلی میں منعقد ہوا۔ صاحب صدر، مولانا مظہر الدین ایڈیٹر الامان دہلی مولانا میرک شاہ دیوبندی۔ کشمیر کے مشہور و معروف راہنما محمد عبد اللہ سری نگر او جموں و مظفر آباد کے متعدد راہنماؤں نے تقریریں کیں۔ صاحب صدر نے پُر زور الفاظ میں اعلان کیا۔ کہ کشمیر میں فرقہ وارانہ مسئلہ موجود نہیں۔

آپ نے مسلمانوں سے مطالبہ کیا کہ تمام فرقہ وارانہ اختلافات دور کردیں
مولانا ضیاءالدین مفتی پونچھ نے کشمیر کے موجودہ معاملہ میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی خدمات پر اظہار تحسین و استحسان کیا ۔ مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق آراء منظور ہوئیں :-

(۱) جموں و کشمیر کے نمائندوں پر کامل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ان مطالبات کی مکمل تصدیق و تائید کی گئی جو ۱۹ ر اکتوبر کو پیش کئے گئے ۔

(۲) ریاست سے مؤدبانہ اور پرزور مطالبہ کیا گیا کہ ان مطالبات کو جواز قلیل میں منظور کیا جائے ۔

(۳) نمائندگان کے اس فیصلہ کی تائید کی گئی کہ ریاست کے جواب کا دس روز تک انتظار کیا جائے اگر جواب تسلی بخش نہ ہوا ۔ تو جو مشکلات پیدا ہونگی ان کی ذمہ داری ریاست پر عائد ہوگی ۔

(۴) مسلمانان جموں اور ان کے نمائندوں کی ان تھک مساعی امداد اور گرانقدر خدمات کیلئے ہدیہ تشکر پیش کیا گیا ۔

(۵) سرینگر ۔ اسلام آباد ۔ شوپیاں ۔ خواجہ باغ ۔ بارہ مولا ۔ سوپور ۔ ہندواڑہ ۔ نوشہرہ ۔ دچارناگ اور جموں کے شہداء مجروحین اور ستم رسیدگان کے لئے جذبات کا اظہار کیا گیا اور یقین دلایا گیا ۔ کہ جب تک معقول معاوضہ نہ دیا گیا ۔ امن قائم نہیں ہوگا ۔

(۶) مسلمانان مظفر آباد و گلگت کی گرانقدر امداد و خدمات کا شکریہ ادا کیا گیا ۔ اور توقع ظاہر کی گئی ۔ کہ وہ اتحاد عمل کو بدستور جاری رکھیں گے ۔

(۷) جلسہ کی رائے میں موجودہ فضا و تمام مذہبی رہنماؤں کی متحدہ مساعی کی مرہون منت ہے ۔ اس لئے درخواست کی گئی کہ اس موقعہ پر کسی قسم کا فرقہ وارانہ

(۸) مسلم اخبارات اور مختلف انجمنوں کا شکریہ ادا کیا گیا ۔ جنہوں نے کشمیری مسلمانوں کی امداد کی اور ان سے درخواست کی گئی ۔ کہ ان دس دنوں میں کوئی ایسی جارحانہ کارروائی نہ کریں جس سے معاملات میں پیچیدگی پیدا ہونے کا احتمال ہو ۔

(۹) مطالبہ کیا گیا کہ تحقیقاتی کمیشن کی ہیئت ترکیبی نمائندگان جموں و کشمیر کے مشورہ سے ترتیب دی جائے ۔ اور ایسی ہو ۔ جو ہر قسم کے سرکاری اثر سے پاک اور آزاد ہو ۔

مسئلہ نہ اٹھایا جائے ۔ اور ایسے تمام اشخاص سے اجتناب کیا جائے جو دوستی کے لباس میں اہل سنت والجماعت ۔ اہل حدیث ۔ اہل تشیعہ ۔ اور احمدیت کا سوال اٹھا کر موجودہ مقصد کو نقصان پہنچاتے ہیں ۔ اس تحریک میں تمام فرقوں نے مساوی حصہ لیا ہے ۔ اور جلسہ متوقع ہے ۔ کہ وہ اپنی مساعی کو بدستور جاری رکھیں گے ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھُوَالنَّاصِرُ

چند نصائح

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے)

گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک معقول حصہ جماعت نے تحریک خاص کی طرف اخلاص سے توجہ کی ہے لیکن ابھی بہت سی جماعتیں اور افراد ایسے ہیں ۔ جنہوں اس طرف بہت کم توجہ کی ہے یا بالکل نہیں کی ۔

آپ کے راستہ میں مشکلات ہیں تو یاد رکھیں کہ مشکلات اوروں کے راستہ میں بھی ہیں مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی سے نہیں ڈرے ۔ بلکہ ابھی اور قربانی کرنے کو تیار ہیں ۔

اگر آپ کے اخراجات کی زیادتی آپ کے لئے مانع ہے تو یاد رکھیں کہ اخراجات کی زیادتی کے ذمہ وار زیادہ تر آپ ہی ہیں سلسلہ کی ذمہ واری دوسرے نمبر پر نہیں بلکہ پہلے نمبر پر ہے ۔

آپکو ان دلیلوں سے تسلی نہیں ہونی چاہیئے جن سے آپ لوگوں کو خاموش کرا سکیں ۔ بلکہ اُن سے جو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکیں ۔

ایک وقت تھا کہ ہندوستان قربانی سے خالی تھا ۔ اسوقت آپکی قربانی بڑی نظر آتی تھی ۔ اب ہندوستان میں قربانی کا احساس ہو گیا ہے ۔ اور دوسری اقوام سے زیادہ قربانی کئے بغیر آپ سرخرو نہیں ہو سکتے ۔

وہ شخص جو اس بات کی انتظار میں رہتا ہے کہ کوئی دوسرا مجھے تحریک کرے ۔ وہ اپنے ایمان کی فکر کرے ۔ مومن کا کام نیک تحریک کرنا ہے ۔ نہ کہ دوسرے کی تحریک کا منتظر رہنا ۔

وہ شخص جو اپنے نفس کیلئے عذر تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے ۔ ناکام رہتا ہے ۔ کامیابی کا منہ وہی دیکھتا ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے میں سختی سے کام لیتا ہے ۔

یہ مت خیال کرو کہ تم امتحان میں پڑ گئے ۔ یہ تو محض امتحان کی تیاری ہے ۔ امتحان تو آنیوالا ہے ۔ جو آج گھبراتا ہے اسکا کل کیا حال ہوگا ۔

مبارک ہیں وہ جو ہر امتحان کیلئے تیار رہتے ہیں جنہیں اس امر کا صدمہ نہیں کہ اُن سے قربانی کیوں طلب کیجاتی ہے بلکہ اس امر کا خوف ہے کہ حقیقی قربانی کے مطالبہ سے پہلے وہ اس دنیا سے رخصت نہ ہو جائیں ۔ ہاں مبارک ہیں وہ کیونکہ فتح انہی کے نام لکھی جائیگی ۔

خاکسار مرزا محمود احمد

سیرت کے لیکچروں کے متعلق نوٹ

اس سال سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کے لئے جو مضامین رکھے گئے ہیں ان پر لیکچر دینے کی تیاری کرنے کے لئے ضروری نوٹ چھپ رہے ہیں ۔ جو ۲۵ ر اکتوبر تک چھپ کر تیار ہو جائیں گے ۔ جن جماعتوں نے ان کے لئے آرڈر نہیں بھیجے ۔ وہ جلد بھیج دیں ۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

نہایت ضروری جلسے

(۱) ۲۹ ، ۳۰ ر اکتوبر کو کلانور ضلع گورداسپور میں تبلیغی جلسہ ہوگا ۔ اردگرد کی احمدی جماعتیں اور انشاءاللہ خود بھی آئیں اور غیر احمدی اصحاب کو بھی ساتھ لائیں ۔

(۲) ۲۵ ر اکتوبر کو سلانوالی ضلع سرگودھا میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام احمدی و غیر احمدی علماء کا مناظرہ ہوگا ۔ اردگرد کی جماعتیں ضرور شامل ہوں ۔

(۳) ترگڑی ضلع گوجرانوالہ میں نئی تنظیم کے ماتحت پہلا ماہواری جلسہ ۲۵ ر اکتوبر کو ہوگا ۔ گرد و نواح کے تمام احمدی احباب ان شاءاللہ ضرور شامل ہوں ۔

خاکسار
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۵- اکتوبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

"زمیندار" کی فتنہ انگیزیاں

جماعت احمدیہ کی دشمنی کے پردہ میں مسلمانانِ کشمیر کو نقصان پہنچانے کی کوشش

"زمیندار" کے خرمن سکون پر بجلی

جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے مسلمانان کشمیر کی مظلومیت اور بے کسی کے انسداد کے لئے آواز اٹھائی۔ اور اس غرض سے منظم اور مؤثر کوشش شروع فرمائی ہے۔ ریاست کے قدیم نمک خوار "زمیندار" کے خرمن سکون وقرار پر بجلی گر گئی ہے۔ اور جوں جوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی راہ نمائی میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی جدوجہد کو وہ کامیابی کے قریب اور مسلمانان کشمیر کے لئے مفید دیکھتا ہے۔ اس کی فتنہ وشرارت کی رگ زیادہ سے زیادہ پھڑکتی جا رہی ہے وہ اپنا سارا زور اپنی مادی قوت اور اپنی ساری شیطنت جماعت احمدیہ کے خلاف بیہودہ سرائی کرنے اور مسلمانان کشمیر کو۔ جو مصائب والام۔ تشدد اور جبر کے پہاڑ کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اور اس قدر بے بس ہیں۔ کہ کراہنے کی ہمت بھی نہیں رکھتے۔ ذلت اور مسکنت کے گڑھے میں گرائے رکھنے میں صرف کر رہا ہے ؁

"زمیندار" کی ذلت ورسوائی

ہمیں "زمیندار" کی شرارتوں اور فتنہ انگیزیوں کی نہ کبھی پہلے پروا ہوئی ہے۔ اور نہ اب ہے۔ خدا تعالٰی نے ہمیشہ اسے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ناکام ونامراد رکھا۔ اور اب بھی رکھے گا۔ اور رکھیگا کیا۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں ہی پنجاب اور پھر خاص کر کشمیر میں جسقدر ذلت و رسوائی "زمیندار" اور اس کے گرگٹ صفت مالک کو نصیب ہو چکی ہے وہی نہائت عبرتناک ہے۔ "زمیندار" کے صفحہ اول سے قرآن کریم کی آیت کو علٰیحدہ کر کے ہزاروں کے مجمع میں اس پر جوتیاں ماری گئیں۔ اسے غلاظت میں ڈالا گیا۔ اس کا جنازہ نکالا گیا۔ خود مولوی ظفر علی نے جب اس دفعہ ریاست میں قدم رکھا۔ تو جموں میں مسلمانوں نے اسکی جائے قیام پر جمع ہو کر اس کا ماتم کیا۔ "ظفر علی مردہ باد" کے نعرے لگائے۔ اس پر لعنتوں کی بوچھاڑ کی۔ اور جب سرینگر کے ایک جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے گیا۔ تو ہزاروں لوگوں کے انبوہ نے اس کی ایک بات بھی سننے سے انکار کر دیا۔ اسے خموش ہو جانے پر مجبور کیا۔ اور یہاں تک کہدیا کہ اگر بولنے کی کوشش کی۔ تو جوتیاں مار مار کر نکال دئے جاؤ گے۔ ظفر علی مردہ باد کے نعروں سے اس کی تواضع کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی مرزا محمود احمد زندہ باد کے نعرے لگا کر اسے انگاروں پر تڑپایا گیا۔ غرض ہر پہلو سے اسے ذلت ورسوائی نصیب ہوئی۔ اور اسے معلوم ہو گیا۔ کہ مسلمانان کشمیر اپنے ہمدردوں اور خیر خواہوں۔ اپنے خود غرض دشمنوں اور تفرقہ پیدا کر کے ان کے حقوق کو نقصان پہنچانے والوں میں خوب اچھی طرح امتیاز کر سکتے ہیں ؁

اگر "زمیندار" میں کچھ بھی انسانیت کا شائبہ پایا جاتا اور اس پر مسلمانان کشمیر کے دردِ فرسا اور نہائت ہی دردناک مصائب کا ذرا بھی اثر ہوتا۔ تو وہ ایسے موقعہ پر ہی ذاتی اغراض اور نفسانی خواہشات پر مظلوم ومقہور مسلمانوں کی حالت کو ترجیح دیتا۔ اور اسے چاہیئے تھا۔ کہ فوراً سنبھل جاتا۔ اور اپنے شرمناک طریق عمل کو چھوڑ کر اگر مسلمانان کشمیر کی حمائت میں کچھ نہ کر سکتا تھا تو خموش ہی ہو جاتا۔ لیکن اس کی تمام ناکامیاں اور رسوائیاں اس کے لئے اور زیادہ فتنہ پردازی کا موجب بن گئیں۔ اور جل بھن کر اس نے حسب عادت جماعت احمدیہ کے متعلق افترا پردازیوں غلط بیانیوں اور دھوکہ دہیوں سے کام لینا شروع کر دیا ؁

دیدہ دانستہ کذب بیانی

یہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ کہ ہمیں "زمیندار" کی بیہودہ سرائیوں کی نہ کبھی پہلے پروا ہوئی اور نہ اب ہے۔ لیکن جس بات کا رنج پہلے بھی تھا اور اب بھی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ "زمیندار" ہماری مخالفت میں انسانیت اور شرافت کو بالائے طاق رکھ کر دیدہ دانستہ صریح کذب بیانی اور دغابازی پر اتر آتا ہے۔ اس وقت بھی وہ ہمارے متعلق انہی ہتھیاروں سے کام لے رہا ہے اور چاہتا ہے۔ کہ احمدیوں اور مسلمانان کشمیر کے درمیان جھوٹ اور کذب کا پہاڑ کھڑا کر کے اس جدوجہد کو ملیامیٹ کر دے۔ جو مسلمانان کشمیر کی مظلومیت کے انسداد اور انہیں انسانی حقوق دلانے کے لئے کیجا رہی ہے۔ اور جو خدا تعالٰی کے فضل وکرم سے روز بروز نہائت مؤثر ثابت ہو رہی ہے ؁

اس غرض کے لئے "زمیندار" قریباً ہر پرچہ کے ذریعہ مختلف طریقوں سے جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال اور غلط فہمی پیدا کرنیکی کوشش کر رہا ہے۔ اور حسب معمول دل کھول کر جھوٹ اور افترا سے کام لے رہا ہے۔ جس کی ایک تازہ اور واضح مثال ذیل میں پیش کیجاتی ہے۔

۱۷ر اکتوبر کے پرچہ میں ایک تبلیغی اشتہار کی آڑ میں "زمیندار" نے افترا پردازیوں اور دروغگوئیوں سے پُر ایک طویل مضمون لکھا ہے۔ جس کی تان ان الفاظ پر توڑی ہے :-

"جب سر شفیع جیسے بزرگوار احمدیوں کے سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کی صدارت کرنے لگے۔ اور علامہ حائری جیسے علمبردار اجتہاد اس فرقہ ضالہ کے جلسوں میں تقریریں کرنے لگے۔ تو کشمیر کا فتنہ کھڑا کیا گیا۔ اور مسلمانان کشمیر کے نام پر چندہ طلبی شروع ہوئی۔ اس طرح جب مسلمانوں کے ایک طبقہ تک خلیفہ جی کو رسائی ہو گئی۔ تو اب آپ نے ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے ان میں پوسٹر تقسیم کرنے شروع کئے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں آپ نے ایک پوسٹر "خدا کے ایمان" کے عنوان سے نکالا ہے جس کا آغاز الفاظ ذیل سے ہوا ہے:-

'رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک کچھ ایسی کھڑی تو ہے۔ کہ ہر شخص جس کے دل میں کفر کی کوئی رگ ہو آپ سے دشمنی رکھتا ہے۔ اور آپ کی مقدس ذات پر حملہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے'"

مسلمانان کشمیر سے ایک سوال

قبل اس کے کہ ہم یہ بتائیں۔ جس پوسٹر کا "زمیندار" نے حوالہ دیا ہے۔ وہ کب شائع ہوا۔ اور کیوں شائع کیا گیا؟ تمام مسلمانوں اور خاص کر مسلمانان کشمیر کے سامنے یہ سوال رکھنا چاہتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی مظلومیت۔ اپنی بے کسی۔ اور اپنے مذہب میں دست اندازی کے خلاف جو آواز اٹھائی۔ اور جسے "زمیندار" نہائت ڈھٹائی سے "کشمیر کا فتنہ" قرار دے رہا ہے۔ وہ انہوں نے اپنی ذلت ورسوائی۔ اپنے مصائب و آلام کے انتہا تک پہنچ جانے اور قطعاً ناقابل برداشت ہو جانے کی وجہ سے خود بخود اٹھائی تھی یا کسی اور نے انہیں مجبور کر کے ان سے بلند کرائی؟ پھر اسوقت تک انہوں نے جن شدائد اور مظالم کو مردانہ وار برداشت کر کے اپنی جرأت اور دلیری۔ اپنے حوصلہ واستقلال کا اپنے مخالفین تک سے اعتراف کرانے کے علاوہ اپنی طلب صادق کا ثبوت پیش کیا ہے۔ اس کے لئے انہیں کسی نے مجبور کیا یا وہ خود بخود آمادہ ہو گئے ؁

کوئی قوم کسی کے کہنے سے والہانہ تشدد سہنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی

اگرچہ ایک معمولی سی عقل کا آدمی بھی معلوم کر سکتا ہے۔ کہ کوئی

باشندگی ساری قوم اور ایسی قوم جو لمبے عرصہ سے ظلم وستم کے نیچے دبی ہوئی ہو۔ جو فلاکت اور غربت کا شکار ہو رہی ہو۔ جو بے کسی اور بے بسی کا المناک نمونہ ہو۔ جو ادنیٰ سے ادنیٰ سرکاری ملازم کے نام سے بھی کانپتی ہو۔ وہ کسی اور کے کہنے سے باساز و سامان حکومت۔ طاقتور سلطنت اور حاکموں سے اپنے غصب شدہ حقوق طلب کرنے اور اپنی ذلت و رسوائی کا انسداد کرانے کے لئے کھڑی نہیں ہو سکتی۔ اور پھر جب اسے [illegible] تشدد اور جبر کا نشانہ بنایا جائے۔ سنگینوں اور نیزوں کی اس پر مشق کی جائے۔ گولیوں کا اس پر مینہ برسایا جائے۔ تو وہ کھڑی نہیں رہ سکتی ۔

"زمیندار" کی مسلمانان کشمیر سے دشمنی

تاہم "زمیندار" نے مسلمانان کشمیر پر جو ناپاک الزام لگایا ہے۔ اور جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ انہیں بذات خود تو ریاست کے خلاف کوئی شکایت نہیں ہے۔ وہ ہر طرح آرام و آسائش کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اپنے تمام حقوق سے بخوبی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لیکن خلیفہ قادیانی کے کہنے سے انہوں نے کشمیر میں فتنہ کھڑا کر دیا ہے۔ اس کا حقیقی جواب وہی دے سکتے ہیں۔ اور سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی دشمنی کے پردے میں "زمیندار" ان کے ساتھ کیسی شرمناک غداری کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اور ان کے حقوق اور مفاد کو نقصان پہنچانے ان کی مظلومیت اور فلاکت میں اضافہ کرنے اور انہیں اپنے جائز حقوق سے محروم رکھنے کے لئے کس قدر قابل مذمت چال چل رہا ہے ۔

"زمیندار" کی افترا پردازی کی حقیقت

اب "زمیندار" کی اس افترا پردازی کی حقیقت بھی سن لیجئے۔ کہ "جب (مسلمانان کشمیر کو حقوق طلبی پر آمادہ کرنے کے بعد) مسلمانوں کے ایک طبقہ تک خلیفہ جی کو رسائی ہو گئی۔ تو اب آپ نے ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے ان میں پوسٹر تقسیم کرنے شروع کئے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں آپ نے ایک پوسٹر "ندائے ایمان" کے عنوان سے نکالا ہے۔"

اس کے متعلق اول تو ہم مسلمانان کشمیر سے یہ پوچھتے ہیں۔ کہ کیا جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے انکی امداد کے لئے ہاتھ بڑھایا ہے۔ اور دن رات ان کے مصائب اور آلام کے انسداد میں مصروف ہیں۔ اُس وقت سے لیکر اس وقت تک کوئی تبلیغی پوسٹر ان میں تقسیم کیا گیا ہے؟ اور کیا "ندائے ایمان" نام کا پوسٹر حال ہی میں ان کے پاس پہنچا ہے؟ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو وہ خود بخود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ "زمیندار" نے کتنی بڑی دروغ گوئی سے کام لیا ہے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک اہم اعلان

[illegible] کوئی پوسٹر شائع کرنا تو الگ رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تو حال ہی میں اخبارات میں یہ اعلان شائع فرما چکے ہیں۔

"مجھے متعدد خطوط بعض دوستوں کی طرف سے ملے ہیں۔ کہ یہ مشہور کیا جا رہا ہے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے پردہ میں احمدیت کی تبلیغ کی جا رہی ہے۔ اور یہ کہ ایک پوسٹر بھی اسی رنگ میں شائع کیا گیا ہے۔ اس کے جواب میں میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ میری طرف سے یا احمدیہ جماعت کی طرف سے نہ کوئی ایسا پوسٹر شائع کیا گیا ہے۔ نہ خطوط لکھے گئے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی اور ایسا طریق اختیار کیا گیا ہے۔ جس میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے کام کو پیش کر کے تبلیغ احمدیت کی گئی ہو۔ میرے نزدیک ایسا فعل یقیناً بددیانتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اس بددیانتی سے محفوظ ہیں۔

میں اس انکار کے ساتھ سب احمدیوں کو نصیحت بھی کرتا ہوں۔ کہ کشمیر کی خدمت ایک انسانی ہمدردی کا فعل ہے۔ اس نیکی کو کسی ایسی غلطی سے جو بددیانتی کا رنگ رکھتی ہو۔ خراب نہ کریں۔ اور دوسرے مسلمانوں سے مل کر پوری تندہی سے خالص برادران کشمیر کے نفع کو مدنظر رکھ کر سب کام کریں۔" (انقلاب ۷ر اکتوبر)

ان حالات میں "زمیندار" کی دروغگوئی اور بھی زیادہ قابل مذمت ہے۔

"زمیندار" کا پیش کردہ پوسٹر کب شائع ہوا؟

اصل بات یہ ہے۔ کہ جس پوسٹر کو "زمیندار" نے اس وقت حال ہی کا قرار دیکر پیش کیا ہے۔ وہ فروری ۱۹۳۱ء میں شائع کیا گیا۔ اور اس کے شائع ہونے کے کئی دن بعد ۷ر مارچ ۱۹۳۱ء کے "الفضل" میں بھی درج کیا گیا۔ ظاہر ہے۔ کہ اس وقت تک موجودہ کشمیر ایجی ٹیشن کا آغاز بھی نہ ہوا تھا۔ اور نہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی معرض وجود میں بھی آئی تھی۔

"زمیندار" میں اگر دیانتداری کا ایک ذرہ بھی ہوتا۔ اور وہ ہماری عداوت اور مسلمانان کشمیر کی نقصان رسانی کے ناپاک جذبات سے بالکل اندھا نہ ہو چکا ہوتا۔ تو اس کے لئے آج سے ۹ ماہ قبل کے پوسٹر کو "حال ہی" کا قرار دینا ممکن نہ تھا۔ پھر یہ بھی گذشتہ سال کے ایک اعلان کے رو سے شائع کیا گیا تھا۔

وہ شخص جس کی نظر سے آجکل "زمیندار" کا کوئی پرچہ گزرا ہو گا۔ وہ اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ "زمیندار" فتنہ انگیزی میں کس طرح ہمہ تن مصروف ہے۔ اور اوپر جو کچھ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کس طرح دروغگوئی اور کذب بیانی سے کام لے رہا ہے۔ اس کی غرض محض یہ ہے۔ کہ مسلمانان کشمیر کے لئے محض انسانی ہمدردی اور تعلقات اخوت کی بنا پر جو کچھ کیا جا رہا ہے۔ اسے نقصان پہنچائے۔ زمیندار کا یہ مقصد جس قدر قابل مذمت ہے۔ اس کی نسبت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

ہندوؤں کو طلاق کے متعلق مشورہ

ملاپ ۱۵ر اکتوبر کا بیان ہے۔ کہ:-

"جھنگ مگھیانہ میں ایک ہندو نوجوان سنت لعل نے اپنی بیوی کو اس بناء پر طلاق دیدیا ہے۔ کہ اس کی عورت اپنی ساس کے ساتھ ہر وقت لڑائی جھگڑا رہتا تھا۔ اس لڑائی جھگڑے سے تنگ آکر اس شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی"۔

"ملاپ" یا کسی اور ہندو آرگن اخبار میں ہماری نظر سے اس کے خلاف کوئی ایک لفظ بھی نہیں گزرا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندو اگرچہ خوشی سے نہیں۔ بلکہ مجبور ہو کر اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں دیکھتے کہ مسئلہ طلاق کو جس پر وہ ہمیشہ اعتراض کرتے رہے ہیں۔ اسے اپنے ہاں بھی رواج دیں۔ اور اس بارے میں اپنے دہرم کے حکم کو پس پشت ڈال دیں۔ جو یہ ہے۔ کہ خواہ حالات کیسے ہی خطرناک صورت اختیار کرلیں۔ جو عورت و مرد بحیثیت میاں بیوی زندگی بسر کر چکے وہ سوائے موت کے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ یہی وجہ ہے۔ ہندو دہرم میں ایسی علیحدگی کے مفہوم کو ادا کرنے والا کوئی لفظ نہیں۔ اور اس کے لئے بھی انہیں اسلامی اصطلاح استعمال کرنی پڑتی ہے۔

اب جبکہ ہندو اسلام کے اس مسئلہ پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ اور اپنے دہرم میں اس کے متعلق نہ صرف کوئی ہدایت نہیں پاتے۔ بلکہ اس کی ممانعت دیکھتے ہیں۔ تو ہم انہیں یہ بھی کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام نے چھوٹی چھوٹی باتوں پر طلاق سے قطعاً روکا۔ اور اصلاح کی انتہائی کوشش کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور جب کوئی صورت اصلاح کی نہ رہے۔ اس وقت طلاق کو جائز قرار دیا ہے۔ ہندوؤں کو بھی اس بارے میں یہی طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ ورنہ بات بات پر طلاق دینے سے بھی ان کے لئے بے حد معاشرتی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ اور وہ ایک گڑھے سے نکل کر دوسرے میں جا گریں گے۔

ہندوؤں کی لڑنے مرنے کیلئے تیاری

وہ ہندو جو گاندھی جی کی لیڈری کو جواب دے رہے ہیں۔ اور ان کی روش کو اپنے لئے نقصان رسان بتا رہے ہیں۔ انہیں جواب دیتا ہوا "پرتاب" (۱۴ر اکتوبر) لکھتا ہے:-

"ہندوؤں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کا بہی خواہ وہی ہے۔ جو ان کو دیش اور جاتی دونوں کے ادھیکاروں پر لڑنے مرنے کو کہتا ہے۔"

گاندھی جی کی سب سے بڑی خصوصیت یہ بیان کرنا کہ وہ ہندوؤں کو ملک اور قوم کے لئے لڑنے مرنے کے لئے کہتے ہیں۔ جہاں یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ گاندھی جی کا عدم تشدد محض ایک وقتی چال ہے جو گورنمنٹ کا تشدد سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہ رکھنے کی وجہ سے اختیار کی گئی ہے۔ وہاں ہندوؤں کی ذہنیت کا بھی پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ وہ اسی شخص کو اپنا لیڈر مانتے ہیں۔ جو انہیں دوسروں سے لڑنے مرنے کے لئے کہے۔ اور جب وہ موقعہ دیکھیں گے۔ اس پر عمل کرنا شروع کر دیں گے۔

کیا اس میں مسلمانوں کے لئے کوئی خطرہ نہیں؟ اور انہیں اپنی حفاظت کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت نہیں؟

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

اُمّتِ محمدیہ میں امکانِ نبوّت

شملہ کے ایک مولوی صاحب کے بعض اعتراضات کے جواب ایک گذشتہ پرچہ میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ آج کی صحبت میں ان کے بقیہ اعتراضات کا جواب دیا جاتا ہے۔

عاقب کے معنے

مولوی صاحب نے ختم نبوت کے ان معانی کی تائید میں جو آپ نبوت کو کلیتہً مسدود کرنے والے ہوں۔ ایک یہ حدیث بھی پیش کی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں عاقب ہوں۔ اور پھر خود ہی فرمایا۔ عاقب وہ ہوتا ہے۔ جس کے بعد کوئی اور نبی نہ آ سکے۔ چنانچہ لکھتے ہیں :-

"دوسری صحیح حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہٗ نبیٌّ یعنی میرا نام عاقب ہے۔ اور عاقب وہ نبی ہے۔ جس کے بعد اور نبی نہ آئے"

اس حدیث کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۳۰۶ میں اس کی تشریح میں لکھا ہے :-

"الظاھران ھذا التفسیر للصحابی اومن بعدہٗ وفی شرح مسلم قال ابن الاعرابی العاقب الذی یخلف فی الخیر من کان قبلہٗ ومنہ عقب الرجل لولدہٖ"

یعنے العاقب کی یہ تفسیر کہ الذی لیس بعدہٗ نبیٌّ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمودہ نہیں۔ بلکہ کسی صحابی یا تابعی کی ہے۔ اور شرح مسلم میں علامہ ابن اعرابی نے کہا ہے۔ کہ عاقب اس کو کہتے ہیں۔ جو اپنے بزرگوں کے محامد و اوصاف کا جامع ہو۔

اس سے واضح ہو گیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف یہ فرمایا تھا۔ کہ میں عاقب ہوں۔ اگلی تشریح کسی نے خود کی۔ ورنہ عاقب کے یہ معنی نہیں۔ بلکہ یہ ہیں۔ کہ اپنے اسلاف کے محامد اور اوصاف کا جامع انسان۔

حضرت عمرؓ اور نبوّت

دوسری حدیث مسئلہ اجرائے نبوت کے خلاف یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لوکان بعدی نبیًا لکان عمر بن الخطاب۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا۔ تو حضرت عمر بن خطاب ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ نبی کوئی نہیں ہو سکتا۔

حالانکہ اگر اس کا یہی مطلب ہوتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کا امکان ہی نہیں۔ تو پھر آپ ہرگز اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر یہ نہ فرماتے۔ کہ لوعاش ابراھیم لکان نبیاء ابراہیم اگر زندہ رہتا۔ تو ضرور نبی ہوتا۔ اگر لوکان بعدی نبی سے یقینی طور پر ہر قسم کی نبوت کا انقطاع مراد تھی۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لکان نبیاء سے اپنے بچے کی نبوت کا امکان کیونکر بیان فرما سکتے تھے۔

پھر اگر لوکان بعدی نبیٌّ لکان عمر سے یہ بات ثابت ہو سکتی ہے۔ کہ امت محمدیہ میں کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ تو یہ جو حدیث آئی ہے۔ کہ رجالٌ یکلّمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یکن فی امتی منھم احد فعمر یعنی کئی ایسے نفوس طیبہ ہیں۔ جو باوجود اس کے کہ نبی نہیں ہوتے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ ان سے ہمکلام ہوتا ہے اگر میری امت میں کوئی ایسا ہو۔ تو وہ عمر ہو۔ یہ حدیث اور لوکان بعدی نبیٌّ لکان عمر والی حدیث بالکل یکساں اور مطابق ہے۔ پس اگر اس حدیث سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ امت محمدیہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ تو اس حدیث سے جو بعینہٖ اسی رنگ کی ہے یہ نتیجہ نکالنا پڑے گا۔ کہ امت محمدیہ میں حضرت عمرؓ کے سوا کوئی محدث بھی نہیں ہو سکتا اور نہ اللہ تعالیٰ کسی سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔ حالانکہ یہ امت محمدیہ کے متفقہ عقیدہ کے خلاف ہے۔ پس اگر وہ حدیث محدثین کے آنے میں مانع نہیں۔ تو یہ حدیث کسی نبی کے آنے پر بھی مانع نہیں ہو سکتی :

حدیث غریب ہے

تیسری بات قابل غور یہ ہے۔ کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اور اسے مشرح بن ہامان اور عقبہ بن عامر نے روایت کیا ہے۔ مسند احمد وغیرہ میں بھی یہی راوی ہیں۔ ان کے سوا اور کسی نے روایت نہیں کی۔ پس اس کا غریب ہونا بھی اس کے مفہوم کو مخدوش بنا رہا ہے۔

اصل مطلب

اصل بات یہ ہے۔ کہ بعدیت دو قسم کی ہوتی ہے ایک بعدیت متصلہ اور ایک بعدیت منفصلہ لوکان بعدی نبیٌّ لکان عمر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دونوں مراد لے سکتے تھے۔ منفصلہ تو یوں مراد نہیں ہو سکتی۔ کہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعودؑ کو جو آخری زمانہ میں آنے والا تھا۔ نبی اللہ فرما دیا۔ رہ گئی بعدیت متصلہ۔ سو وہ اس موقعہ پر چسپاں ہو سکتی ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا یہی مطلب ہے۔ کہ اگر میرے معاً بعد نبوت کی ضرورت ہوتی جیسے پہلے انبیاء کے وقت ہوتا رہا۔ تو عمرؓ میں یہ خصوصیت تھی۔ کہ وہ نبی بن سکتے۔ لیکن چونکہ میری قوت قدسیہ پہلے انبیاء سے بہت زیادہ زبردست ہے۔ اس لئے میرے معاً بعد کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا۔

خاتم النبیین کے معنے

مولوی صاحب موصوف نے ان دو حدیثوں کے علاوہ وہ حدیث بھی پیش کی ہے۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں خاتم النبیین ہوں۔ مگر الفاظ خاتم النبیین کے وہ معنے نہیں۔ جو انہوں نے لئے۔ دراصل خاتم کے معنے مصدق کے ہیں۔ مجمع البحار میں لکھا ہے

اوتیت جوامع الکلم وخواتمہ ای القرآن ختمت بہ الکتب السماویۃ وصوجبۃ مصلے ساترھا ومصدقا لھا (جلد اول صفحہ ۳۳۶)

یعنے جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اسی طرح قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ ان معنوں میں کہ وہ مصدق کتب ہے۔ پس اس حوالہ سے ثابت ہو گیا۔ کہ خاتم النبیین کے معنے مصدق کے ہیں۔ نہ کہ روکنے یا بند کرنے والے کے۔ اس لئے مطلب یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ آپ خاتم النبیین یعنے انبیاء کے مصدق ہیں جس نبی پر آپ کی تصدیق ہو۔ وہ نبی بن سکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سابقین پر ایمان لانا۔ اور ان کو درست ماننا بھی آپ کی وساطت سے مشروط کر دیا۔ اور بعد کے لئے بھی یہ حکم دیدیا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔ لیکن اگر خاتم النبیین کے معنے ضرور ختم کرنے والے کے ہی لئے جائیں تو النبیین کا ال ضروری نہیں۔ استغراقی ہو۔ کیونکہ النبیین کا لفظ قرآن مجید میں دوسری جگہ بھی آیا ہے۔ مگر وہاں سارے نبی مراد نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یقتلون النبیین۔ یہود انبیاء کو قتل کیا کرتے تھے۔ اب کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ یہود نے تمام نبیوں کو قتل کیا۔ اسی طرح خاتم النبیین کے یہ معنے بھی کئے جا سکتے ہیں۔ کہ آپ نے بعض قسم کے نبیوں کو روک دیا مثلاً تشریعی نبوت والوں کو یا ایسوں کو جو براہ راست درجہ نبوت حاصل کریں لیکن آپ کی اطاعت اور غلامی میں نبوت مل سکتی ہے۔

بہرحال یہ خیال کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دروازہ نبوت بند ہو چکا۔ بالکل باطل اور لغو خیال ہے۔ قرآن اور احادیث اور امت محمدیہ کے بہترین افراد اس عقیدہ کی لغویت کا اعلان کرتے ہیں اور درحقیقت امت محمدیہ کی شان بھی اسی میں ہے۔ کہ اس میں جلیل علماء و اولیاء و شہداء اور اصفیاء پیدا ہوں۔ وہاں ایسے بھی انسان ہوں۔ جو خدا سے شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل کر کے نبی بن جائیں۔ تا امت محمدیہ حقیقی معنوں میں خیر الامم کہلا سکے :

تعجب ہے۔ ہمارے مخالف کہنے کو تو کہتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسل ہیں۔ اور یہ کہ امت محمدیہ تمام امتوں پر فوقیت رکھتی ہے مگر عقیدہ وہ رکھتے ہیں۔ جس کے ماتحت نہ صرف امت محمدیہ خیر الامم نہیں کہلا سکتی۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر بھی حرف آتا ہے۔ اگر امت موسویہ میں باوجود کمتر درجہ ہونے کے اللہ تعالیٰ کے انبیاء آ سکتے ہیں۔ تو کیوں امت محمدیہ میں ضرورت کے وقت نبی نہیں آ سکتے۔ حق یہی ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور امت محمدیہ کی فوقیت اسی میں ہے۔ کہ ضرورت کے وقت امت محمدیہ

تاریخ اسلام

جنگ احزاب یا غزوۂ خندق

یہ جنگ نہایت اہم اسلامی جنگوں میں سے ہے کیونکہ اس میں عرب کے قریباً تمام خونخوار اور وحشی قبائل اکٹھے ہو کر اس ارادہ سے مدینہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ کہ مسلمانوں کا نام و نشان مٹا کر رکھ دیں اور مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں

لڑائی کے اسباب

یہود بنو نضیر کے مدینہ سے اخراج کا واقعہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ جو یہاں سے نکل کر خیبر میں جا آباد ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان ظالموں سے یہ حسن سلوک تھا۔ کہ بجائے ان کی گردنیں اڑا دینے کے انہیں اپنا مال و اسباب لے کر نکل جانے کی اجازت دیدی۔ لیکن ان احسان فراموشوں نے بجائے اس احسان کی قدر کرنے کے اُلٹا مسلمانوں کے خلاف خوفناک سازشیں شروع کر دیں

حملہ آور قبائل

بنو نضیر کے رؤسا مکہ پہنچے۔ اور وہاں جا کر قریش کو مسلمانوں کے خلاف پورے جوش کے ساتھ اکسایا۔ اور یہ امر کسی وضاحت کا محتاج نہیں۔ کہ قریش کو مسلمانوں پر چڑھائی کرنے کے لئے آمادہ کرنا چنداں مشکل کام نہ تھا۔ اس کے بعد انہوں نے قبیلہ غطفان کو اس سازش میں شریک کیا۔ قبیلہ بنو اسد غطفان کا حلیف تھا۔ اور بنو سلیم قریش کے قرابت دار تھے۔ اس لئے یہ بھی اس جنگ میں شرکت پر تیار ہو گئے۔ بنو سعد بنو نضیر کے حلیف تھے۔ اس لئے یہود نے انہیں بھی ساتھ تیار کر لیا۔ اس کے علاوہ مدینہ کے یہود بنو قریظہ باوجود مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ رکھنے کے کفار کے ساتھ مل گئے۔ اور اس طرح مسلمانوں کے لئے ایک اندرونی خطرہ بھی پیدا ہو گیا۔ غرض کہ عرب کے قریباً تمام جنگجو قبائل کا ایک لشکر جرار تیار ہو کر مدینہ کی طرف بڑھا۔ اس لشکر کی تعداد بعض کے نزدیک تو دس اور پندرہ ہزار کے درمیان تھی مگر بعض نے چوبیس ہزار بیان کی ہے۔ اور اس تمام فوج کا کمانڈر انچیف ابوسفیان تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدافعانہ جدوجہد

جو شخص بھی تاریخ اسلام کو غور سے پڑھے گا وہ اس حقیقت کے اعتراف پر مجبور ہو گا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محکمہ جاسوسی نہایت زبردست تھا۔ اور یہ آپ کی بیدار مغزی اور روشن دماغی کی بیّن دلیل ہے۔ یہ لشکر ابھی مکہ سے نکلا ہی تھا۔ کہ آپ کو اطلاع ہو گئی اور آپ نے مدافعت کا انتظام کرنے کے لئے صحابہ کرام کی ایک مجلس مشاورت منعقد فرمائی جس میں حضرت سلمان فارسی بھی موجود تھے۔ انہوں نے اپنے ملک کے طریق جنگ کے مطابق خندق کھود کر مدینہ کی حفاظت کا مشورہ دیا۔ چنانچہ یہ رائے پسند کی گئی۔ مدینہ کے تین طرف مکانات کا سلسلہ یا درخت اور چٹانیں وغیرہ ہونے کے سبب اس طرف سے حملہ کا کوئی امکان نہ تھا۔ اس لئے شامی رُخ کی جانب خندق کھودی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس کے نشانات لگائے اور دس دس صحابہ کی جماعت پر دس دس گز زمین تقسیم کر دی گئی۔ اس کی گہرائی ۵ گز رکھی گئی۔ اور یہ کم و بیش بیس روز میں مکمل ہوئی۔ اس کی کھدائی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی دیگر صحابہؓ کے ساتھ مزدوروں کی طرح کام کیا۔ لکھا ہے چونکہ مسلمانوں میں اکثر لوگ ایسے تھے۔ جو اپنی روز کی روٹی روز کماتے تھے۔ اور اس عرصہ میں وہ کوئی اور کام نہ کر سکے۔ اس لئے اس سخت مشقت کے دوران میں ان پر کئی کئی فاقے گزر گئے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی بھوک کی وجہ سے شکم مبارک پر دو پتھر باندھ رکھے تھے ۔

انصار کا جوش ایمانی

کفار نے جب خندق کو دیکھا۔ تو وہ بہت جز بز ہوئے۔ اور کوئی اور چارہ کار نہ دیکھ کر محاصرہ کر لیا۔ چونکہ خندق کو عبور کرنا ان کے لئے مشکل تھا۔ اس لئے وہ باہر سے ہی تیر اور پتھر برسا کر مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے مختلف حصوں پر تھوڑے تھوڑے مسلمان متعین کر رکھے تھے۔ جو ان کا مقابلہ کرتے رہتے۔ لیکن محاصرہ کی شدت سردی کی مصیبت اور فاقہ کشی کی کمزوری نے مسلمانوں کو سخت نڈھال کر رکھا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوا۔ کہ انصار کہیں بددل نہ ہو جائیں۔ اس لئے ان کی قلبی کیفیت کا اندازہ لگانے کے لئے آپ نے ان کے رؤسا کو بلا کر تجویز کی۔ کہ بنو غطفان کو مدینہ کی پیداوار کا کچھ حصہ دے کر اس مصیبت سے نجات حاصل کر لی جائے لیکن آفرین ہے ان کی ایمانی جرأت اور حوصلہ ہمت پر کہ انہوں نے جواب دیا۔ ہم نے کبھی شرک کی حالت میں کسی کو ایک حبہ نہیں دیا۔ اور اب تو اسلام نے ہمارا پایہ بہت بلند کر دیا ہے۔ ہاں اگر وحی الٰہی ہو۔ تو ہمیں کوئی عذر نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو دراصل ان کی قلبی کیفیت ہی معلوم کرنا چاہتے تھے۔ اس جواب سے بہت خوش ہوئے ۔

خندق کا عبور

کفار نے بھی یہ دیکھ کر کہ محاصرہ سے چنداں فائدہ نہیں ایک دن عام حملہ کا انتظام کیا۔ اور عرب کے بڑے بڑے مشہور اور نامور پہلوان گھوڑوں کو ایڑ دیکر ایک جگہ جہاں سے خندق کا عرض کم تھا۔ پار ہو گئے۔ پار ہونے والوں میں عمرو بن عبدود جو ایک ہزار سوار کے برابر مانا جاتا تھا۔ ضرار۔ نوفل۔ ہبیرہ وغیرہ تھے۔ عمرو بن عبدود جنگ بدر میں زخمی ہو چکا تھا۔ اور اس نے عہد کیا تھا۔ کہ جب تک بدلہ نہ لے لوں بالوں میں تیل نہ ڈالوں گا۔ یہ شخص خندق کو عبور کر کے آگے بڑھا اور مبارز طلب کیا۔

حضرت علیؓ اور عمرو بن عبدود کا مقابلہ

حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے اس کے مقابل پر آئے۔ حضور نے آپ کو اپنی تلوار عنایت فرمائی۔ اور دعا کی۔ حضرت علیؓ نے عمرو سے فرمایا۔ میں نے سنا ہے۔ تم نے اعلان عام کر رکھا ہے۔ کہ کوئی شخص اگر تم سے دو باتیں کہے۔ تو ایک ضرور مانتے ہو۔ اور اس کے اقرار پر کہا۔ میں تمہیں کہتا ہوں۔ مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے انکار کیا۔ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا۔ کہ اچھا پھر مجھ سے جنگ کرو۔ اس نے آپ کا نام و نسب پوچھا۔ اور معلوم ہونے پر کہا۔ بھتیجے تم ابھی بچے ہو۔ میں تمہارا خون گرانا نہیں چاہتا۔ اس لئے کسی بڑے کو بھیجو۔ آپ نے فرمایا میں تمہارا خون گرانے کو تیار ہوں۔ اس پر وہ غضبناک ہو کر گھوڑے سے اترا۔ اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ اور حضرت علیؓ پر حملہ کیا۔ تلوار سپر کو کاٹتی ہوئی پیشانی کو زخمی کر گئی۔ ساتھ ہی حضرت علیؓ نے حملہ کیا اور آپ کی تلوار اس کے شانہ کو کاٹتی ہوئی نیچے اتر گئی۔ اور عمرو بن عبدود کا کام کر گئی۔ وہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔ نوفل کو بھی حضرت علیؓ نے قتل کر ڈالا۔ اور باقی پھر خندق پھاند کر بھاگ گئے۔

لشکر کفار میں انتشار

نعیم بن مسعود ثقفی ایک غطفانی رئیس تھے۔ جو دل سے مسلمان تھے۔ مگر کسی کو اس کا علم نہ تھا۔ انہوں نے جا کر یہود بنو قریظہ اور قریش کو الگ الگ ایسی پٹی پڑھائی۔ کہ ان میں پھوٹ پڑ گئی۔ اگلے دن جب قریش نے انہیں کہلا بھیجا۔ کہ تم اندر سے حملہ کرو۔ اور ہم باہر سے کریں گے۔ تو انہوں نے جواب دیدیا۔ اس کے علاوہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایسے سامان پیدا ہو گئے۔ کہ ایک رات ایسی شدید آندھی آئی۔ کہ کفار کے خیمے اکھڑ اکھڑ کر گر گئے۔ چولہوں پر ہانڈیاں اور دیگچیاں الٹ گئیں۔ سامان رسد بھی ختم ہو رہا تھا۔ اور اس قدر جرار لشکر کو اتنے عرصہ تک خوراک بہم پہنچانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ ادھر سردی سخت تھی۔ اور محاصرہ میں کوئی کامیابی نظر نہ آتی تھی۔ یہود کی علیحدگی نے اور بھی حوصلے پست کر دیئے۔ اور ہر طرف سے بددل ہو کر ابوسفیان نے اپنے لشکر کو واپسی کا حکم دیدیا۔ دوسرے قبائل بھی اس کے ساتھ ہی روانہ ہو گئے۔ اور اس طرح کم و بیش ایک ماہ کے بعد مدینہ کے افق سے خطرات و خدشات کے خوفناک بادل محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خود بخود چھٹ گئے ۔

اس معرکہ میں چونکہ دست بدست لڑائی کی نوبت نہ آئی تھی۔ اس لئے مسلمانوں کا جانی نقصان بہت کم ہوا۔ شہداء کی تعداد پانچ چھ سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن انصار کے رئیس حضرت سعد بن معاذ کی کلائی میں تیر لگنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے۔ اور لڑائی کے بعد اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علاج معالجہ میں خاص اہتمام کیا۔ مگر آپ جانبر نہ ہو سکے ۔

تحقیق الادیان

انیسویں صدی کے محقق کی قرآن دانی

ستیارتھ کا چودھواں باب

بانی آریہ سماج نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں قرآن مجید کی آیات پر اعتراضات کئے ہیں۔ ان اعتراضات کا جواب دینے کی بجائے اگر معترض کی نافہمی اور ناواقفیت ثابت کر دی جاوے۔ تو اس سے بھی اعتراضات کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم اس وقت ستیارتھ پرکاش کے مصنف اور خود ساختہ محقق کی علمیت اور قابلیت پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

یہی سخت افسوس ہے۔ کہ گو سوامی دیانند نے اپنے آپ کو ایک "محقق" کی حیثیت میں ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر انہوں نے اکثر جگہ قرآن مجید پر اعتراض کرتے ہوئے ایسی خوفناک غلطیاں کی ہیں جو معمولی عقل و فہم کا انسان بھی نہیں کر سکتا۔ اور اگر وہ حق پسندی کی ذرا بھی حس رکھتے۔ اور ان کی غرض اندھا دھند اسلام پر اعتراض کرنا نہ ہوتی تو یقیناً اس قدر فاش لغزشیں ان سے سرزد نہ ہوتیں۔

بہرحال ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ انیسویں صدی کے رشی دیانند جی جب ایک محقق کی حیثیت میں اسلام کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے آمادہ ہوئے۔ تو اس وقت اپنے تعصب اور کم علمی کا دنیا میں کیسا شرمناک مظاہرہ کرتے ہیں۔

قرآنی آیات کا غلط ترجمہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اپنے کلام کو تحدی کے رنگ میں کفار کے سامنے پیش فرماتے ہوئے اور چیلنج کرتے ہوئے کہ اگر یہ انسانی اختراع ہے تو اس کی مثل تم بھی تیار کر دکھاؤ۔ فرماتا ہے۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارة اعدت للکافرین۔ اگر تم تیار نہ کر سکو۔ اور یقیناً نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ اور جو محض کفار کے لئے تیار کی گئی ہے۔

عربی عبارت بالکل صاف اور سہل ہے۔ مگر سوامی دیانند جی اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

"اگر ایسا نہ کرو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی ہیں اور کافروں کے لئے پتھر تیار کئے گئے ہیں" (اعتراض ۸)

کہاں یہ ترجمہ کہ اس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اور کہاں یہ کہ کافروں کے لئے پتھر تیار کئے گئے ہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ سوامی جی کے سامنے قرآن مجید کا کوئی معمولی ترجمہ بھی نہیں تھا۔ اور جو کچھ اناپ شناپ ان کے جی میں آیا لکھتے گئے۔ اور پھر اس پر اعتراضات کرتے گئے

بریں عقل و دانش بباید گریست

حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ

یہ تو ترجمہ کی کیفیت تھی۔ اب قرآن مجید کی تفسیر ملاحظہ ہو حضرت صالح علیہ السلام سے مخالفین کہتے ہیں

ما انت الا بشر مثلنا فأت بآیة ان کنت من الصادقین قال ھذہ ناقة لها شرب ولکم شرب یوم معلوم۔

اس کا ترجمہ سوامی جی کا پیش کردہ یہ ہے۔

"صرف تو آدمی مانند ہمارے ہے۔ پس لے آ کچھ نشانی اگر ہے تو سچا۔ کہا یہ اونٹنی ہے۔ اس کو پانی پینا ہے ایک دفعہ"

ترجمہ بھی اگرچہ بالکل بے معنی اور سراسر غلط ہے۔ مگر اس پر جو اعتراض کیا گیا ہے۔ وہ نہایت ہی مضحکہ خیز ہے۔ لکھا ہے:۔

"کیا یہ بات قابل تسلیم ہے۔ کہ پتھر سے اونٹنی نکل آئے۔ وہ سب لوگ جنگلی تھے۔ انہوں نے ایسی باتیں مان لیں۔" (اعتراض [illegible])

حالانکہ قرآن مجید میں کسی جگہ بھی یہ ذکر نہیں۔ کہ مخالفین نے پتھر سے اونٹنی نکالنے کا مطالبہ کیا اور پھر یہ مطالبہ پورا کیا گیا۔ بلکہ تعجب تو یہ ہے۔ کہ جو ترجمہ خود سوامی جی نے کیا۔ اس میں بھی کہیں ذکر نہیں۔ کہ پتھر سے اونٹنی نکل آئی۔ جب قرآن مجید میں ایسا ذکر نہیں۔ تو خود بخود ایسا تصور قائم کرنا بالکل نادرست امر ہے۔

دوزخیوں کا قول

اور سنئے۔ قرآن مجید میں لکھا ہے۔ دوزخی جب دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ اور وہ ان لوگوں کو دیکھیں گے۔ جنہوں نے انہیں گمراہ کیا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گے۔ ربنا آتهم ضعفين من العذاب والعنهم لعنا كبيرا۔ اے خدا تو ان لوگوں کو دوگنا عذاب دے کیونکہ اول یہ خود گمراہ ہوئے۔ اور پھر انہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔

اس پر سوامی جی عقل و ہوش کو بالائے طاق رکھتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"پیغمبر صاحب وغیرہ کیسے ایذا رساں تھے۔ کہ خدا سے اپنے مخالفوں کے لئے دوگنا عذاب دینے کی دعا مانگتے ہیں۔ اس سے ان کی خود غرضی اور حسد کا کافی ثبوت ملتا ہے۔ اسی لئے اب تک مسلمانوں میں بہت سے شریر لوگ ہیں۔ کہ دوسروں کو تنگ کرنے سے بالکل نہیں جھجکتے۔ سچ ہے۔ بغیر تعلیم و تربیت کے انسان حیوان کے مانند ہوتا ہے۔" اعتراض ۱۲۳

کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ قرآن مجید تو کہے۔ کہ جہنمی خدا سے عرض کریں گے۔ کہ جن لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ انہیں دوگنا عذاب دے۔ مگر سوامی جی اتنی معمولی بات بھی نہ سمجھ سکیں۔ اور اس قول کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قرار دیں۔ پھر اتنی بڑی جہالت اور نادانی کے تو خود مرتکب ہوں۔ لیکن حملہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر کریں اور مسلمانوں کو شریر قرار دیں۔ حالانکہ بہت بڑی شرارت کے وہ خود مرتکب ہوئے۔

... کفار مکہ کی اس بیہودگی کا ذکر فرماتا ہے ... لئے بیٹیاں قرار دے لیں۔ حالانکہ خدا ان بیٹے بیٹیوں کی احتیاج سے پاک ہے۔ چنانچہ سبحانہ کہکر اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید فرمائی۔ مگر سوامی جی کس عجیب انداز میں رقمطراز ہیں:۔

"اللہ کو بیٹیوں کی کیا ضرورت ہے۔؟ یہ تو انسان کو چاہئیں اللہ کے لئے بیٹے قائم کیوں نہیں کئے گئے۔" (اعتراض نمبر [illegible])

واہ سوامی جی خوب کہے۔ بھلا کب قرآن نے کہا تھا۔ کہ خدا کو بیٹیوں کی ضرورت ہے۔ کب اسلام کا یہ عقیدہ ہوا۔ کہ خدا بھی بیٹے بیٹیوں کی ضرورت رکھتا ہے۔ کب کسی مفسر قرآن نے ایسا لکھا یا کب کسی مسلمان نے یہ عقیدہ رکھا۔ یہ تو اسلام اور شریعت محمدیہ کے بالکل نقیض عقیدہ ہے۔ اور اسی کی سبحانہ کہکر قرآن مجید نے تردید کی ہے مگر سوامی جی کی سمجھ و فراست اور ذکاوت و فطانت ملاحظہ ہو۔ آپ اتنا بھی نہیں سمجھ سکے۔ کہ یہ کفار کا مقولہ ہے۔ جس کی تردید کی جا رہی ہے اور اسے "قرآن اسلام" میں سے قرار دے رہے ہیں۔ یہ عقل اور دانشمندی ہونے کا دعویٰ: ایں چہ بوالعجبی است۔

حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام کا واقعہ

ایک اور لغزش ملاحظہ ہو۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے واقعہ کے بیان میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ وما الغلام فكان ابواه مؤمنين فخشينا ان يرهقهما طغيانا وكفرا

اس کا یہ ترجمہ کر کے کہ "لڑکا جس کے ماں باپ اس کے ایماندار ہیں ڈرے ہم یہ کہ مبادا بچہ ان کو سرکشی میں اور کفر میں" اعتراض کرتے ہیں۔ "خدا کی بے علمی پر غور کیجئے ایسے شک ہوا۔ کہ کہیں لڑکوں کے ماں باپ مجھ سے باغی نہ کر دیئے جاویں کیا یہی خدا کا اقبال ہے۔" (اعتراض ۱۰۴)

حالانکہ قرآن مجید میں یہ ذکر ہی نہیں۔ کہ خدا کو ایسا شک ہوا اگر سماجی اصحاب اپنے رشی کی مدد کرنا چاہتے ہوں۔ تو ثابت کریں۔ کہ قرآن کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا کو شک ہوا کہ کہیں لڑکوں کے ماں باپ مجھ سے باغی نہ کر دیئے جائیں۔

یہ صرف چند مثالیں پیش کی گئی ہیں مگر اس قسم کی بیسیوں بیہودگیاں ستیارتھ پرکاش سے دکھائی جا سکتی ہیں۔ اور ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کہ سوامی جی نے قرآن کے متعلق خطرناک جہالت اور ناواقفیت کا شکار ہو کر اعتراضات کئے۔ اور خواہ مخواہ محقق کہلانے کی کوشش کی۔ وہ دراصل اپنے ہی اس قول کے مطابق کہ "بہت سے متعصب لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو متکلم کے منشاء کے برعکس تاویل کر لیا کرتے ہیں۔ خاص کر اہل مذہب کیونکہ مذہبی تعصب سے ان کی عقل تاریکی کے پردہ میں آکر دور ہو جاتی ہے۔" (ستیارتھ) مخاطب ثابت ہوئے اور ان کی عقل بھی تاریکی کے پردہ میں ثابت ہو رہی ہے

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی تبلیغی رپورٹ

از ۱۶ ستمبر ۱۹۳۱ء لغایت ۳۰ ستمبر ۱۹۳۱ء

ایام زیر رپورٹ میں جو تبلیغی یا تربیتی کام بذریعہ مبلغین یا آنریری مبلغین اور انصار اللہ اندرون ہند ہوا۔ اس کا مختصر خلاصہ احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب

حلقہ گورداسپورہ:۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے ضلع امرتسر کے حسب ذیل ۱۳ مقامات کا دورہ کیا۔ کوٹلی سورا، کرویال۔ شاہ پور۔ موسکہ۔ بڈھ وال۔ تلونڈی۔ گلاں والی۔ راجو وال رندھاس۔ چک سکندر۔ کوٹلی گلگڑ۔ جیاری۔ امرتسر۔ ۱ لیکچر دئے۔ تلونڈی میں ضرورت بیعت پر غیر احمدیوں سے ایک مناظرہ کیا۔ ۵ غیر احمدی معززین کے مکانوں پر بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۳۲ انصار اللہ بنائے۔ ۴ کس داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

کرویال۔ گاگووالی۔ موسکہ میں قرآن شریف۔ کشتی نوح کا درس جاری کرایا۔

حلقہ بیٹ:۔ مولوی محمد صالح صاحب نے حلقہ بیٹ ضلع گورداسپورہ کے دیہات لین کرال۔ گالڑیاں۔ دارا پور پسوال۔ کاہنوان۔ بسراواں میں تبلیغی دورہ کیا۔

۴ لیکچر دئے۔ کئی اصحاب بیعت کے لئے آمادہ ہو چکے ہیں جماعت پسوال میں درس القرآن جاری کیا کرال میں ایک تنازعہ تھا جس میں صلح صفائی کرائی۔

حلقہ راولپنڈی:۔ اس علاقہ کے مہتمم تبلیغ مولوی عبد الغفور صاحب نے ان ایام میں ۹ دیہات کا تبلیغی دورہ کیا ۲ لیکچر دئے ۲ غیر احمدی معززین کے مکانوں پر جا کر بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔

حلقہ ملتان:۔ مولوی ظفر محمد صاحب بوجہ بیماری رخصت پر ہے۔

حلقہ منٹگمری:۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری ۲۷ ستمبر تک رخصت پر رہے۔ ۲۸ ستمبر کو منٹگمری میں ایک کام میں مصروف ہوئے۔

حلقہ سیالکوٹ:۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے مونگ ضلع گجرات۔ ناروال۔ جہلم۔ گجرات۔ رہتاس کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱ لیکچر دئے۔ چند ایام رخصت پر رہے۔

ہوشیارپور:۔ مہاشہ محمد عمر صاحب نے ۹ دیہات راہوں۔ اوڑ۔ سکندرپور۔ بجلور۔ نگری ہرام۔ بنگہ۔ کھاچوں جنڈیالہ۔ کپور تھلہ وغیرہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۴ لیکچر دئے۔ ۴۴ انصار اللہ بنائے۔ ۷۵ افراد کو الگ الگ تبلیغ کی۔ راہوں کے جلسہ میں ۲ ہزار سامعین کی تعداد تھی۔ اوڑ۔ سکندرپور۔ بنگہ۔ ۳ مقامات پر قرآن کریم۔ کشتی نوح کا درس جاری کرایا۔

انبالہ:۔ مولوی محمد حسین صاحب نے سنور۔ پٹیالہ۔ سامانہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۸ لیکچر دئے۔ ۲۴ غیر احمدی معززین کو ان کے مکانوں پر جا کر بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۲۳ انصار اللہ بنائے۔ انبالہ میں درس جاری کرایا۔ سنور میں ایک تنازعہ کا فیصلہ کیا۔

حلقہ دہلی:۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب بوتالوی نے ۵ مقامات رہتک۔ ہانسی۔ حصار۔ فتح آباد۔ سرسہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۳۹ غیر احمدی معززین کو پرائیویٹ طور پر مل کر تبلیغ کی۔ ضلع حصار کی تبلیغی تنظیم کرائی۔ رہتک میں مخالفت بڑھ رہی ہے۔ پیر سراج الحق صاحب نعمانی بھی آج کل اسی جگہ تبلیغ سلسلہ کے کام میں مصروف ہیں۔

متفرق:۔ گیانی واحد حسین صاحب اڑمڑ ضلع ہوشیارپور کے جلسہ میں غیر احمدی اصحاب کی دعوت پر بھیجے گئے قریباً ۲ ہزار کی تعداد کے مجمع عام میں لیکچر ہوا۔ ڈھوزی کے جلسہ میں جس میں سامعین کی تعداد قریباً ۲ ہزار تھے۔ انہوں نے لیکچر دیا جو مقبول ہوا۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے گوٹیکی۔ ضلع گجرات۔ رہتاس۔ پنڈوری ضلع جہلم کا تبلیغی دورہ کیا۔ رہتاس اور پنڈوری کے جلسہ میں لیکچر دئے جو مقبول عام ہوئے۔

اب وہ سیالکوٹ کی جماعت کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں۔

صوبہ یو۔ پی

شاہجہانپور:۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے ان ایام میں ۴ مقامات اودے پور۔ کٹیا۔ بریلی۔ شاہجہانپور کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۵ لیکچر دئے۔ ایک انصار اللہ بنایا۔ ایک غیر احمدی معزز کو تبلیغ کی۔ شاہجہانپور میں قرآن مجید اور ازالہ اوہام کا درس جاری کیا۔

مین پوری:۔ مولوی جلال الدین صاحب نے ۴ مقامات سکندر رقو۔ اکبر پور۔ ادھن پور۔ منکاپور کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۹ کس غیر احمدی معززین کو ان کے مکانوں پر جا کر تبلیغ کی۔ ایک خاندان سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوا۔

ساندھن:۔ ڈاکٹر عبد الحی صاحب ساندھن میں مقیم رہے مدرسہ کا کام سرانجام دینے کے علاوہ ساندھن کی جماعت کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے۔ مولوی افضال احمد صاحب نے صالح نگر۔ سینگھ۔ سورج پورہ۔ آگرہ تک کا تبلیغی دورہ کیا۔ صالح نگر کی جماعت میں خطبہ جمعہ پڑھایا۔ کئی غیر احمدیوں کو پیغام حق پہونچایا۔

صوبہ سرحد

مولوی حکیم عبد الواحد صاحب نے بالاکوٹ۔ مانسہرہ بھنگہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ اور بہت بڑے مجمع میں سلسلہ کا پیغام لوگوں تک پہونچایا۔ ایک شخص نے بیعت کی۔ مولوی چراغ دین صاحب نے معیت صاحبزادہ محمد طیب صاحب مرتے ڈرنگ۔ لکی مروت۔ گنڈے خاں۔ خیبر ۔ شہاب خیل۔ سنڈی داد وغیرہ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔

صوبہ بنگال

ایام زیر رپورٹ میں مولوی ظل الرحمٰن صاحب بیمار رہے۔ مگر اب وہ اچھے ہیں اور کام میں مصروف ہو چکے ہیں۔

علاقہ کشمیر

ان ایام میں بعض مشکلات کی وجہ سے مبلغ کشمیر کوئی رپورٹ نہیں بھیج سکے۔

صوبہ سندھ

میر مرید احمد صاحب حیدرآباد میں مقیم رہے۔ ارد گرد دیہات اور خاص حیدرآباد کے لوگوں کو تبلیغ کرتے رہے۔ کام بہت محدود پیمانہ پر ہوا ہے۔ مولوی محمد مبارک صاحب نے ۵ دیہات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۴ لیکچر دئے۔ ۴ غیر احمدی معززین کے مکانوں پر جا کر بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔

ریاست حیدرآباد دکن

ریاست مذکور میں ترقی اسلام کا کام خاطر خواہ ہو رہا ہے وہاں کے مبلغ نے جماعت حیدرآباد دکن کو خطبہ جمعہ میں تربیت کی طرف اور چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ دو مرتبہ درس دیا۔ برہمو سماج کی سالانہ کانفرنس میں شامل ہوئے۔ سکندرآباد کے جلسہ میں تقریر کی اور غیر احمدی معززین سے ملاقات کی۔

تبلیغ اچھوت اقوام

شیخ عبد الرحیم صاحب نو مسلم ایک خاص کام کے لئے حیدرآباد سندھ

مسلمانانِ کشمیر کے مطالبات کا خلاصہ

اور

مہاراجہ صاحب کشمیر کا جواب

۱۹ ر اکتوبر کو سری نگر میں مہاراجہ صاحب کشمیر کی خدمت میں مسلمان نمائندوں نے جو میموریل اپنے مطالبات کے متعلق پیش کیا اس کا خلاصہ اور مہاراجہ صاحب کا جواب درج ذیل کیا جاتا ہے

۱۔ سیاسی ہنگاموں کے دوران میں ریاست کے عمال۔ پولیس اور فوج نے عوام پر جو تشدد کیا۔ اس کی تحقیقات کے لئے ایک آزاد کمیشن مقرر کیا جائے۔

۲۔ جنگلات۔ مال۔ پولیس۔ شکار۔ اور ریشم کے کیڑوں کی غور و پرداخت کے محکموں سے متعلق زمینداروں کو جو شکایات ہیں۔ ان کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ جس میں غیر سرکاری ارکان بھی شامل ہوں۔

۳۔ مزدوروں کی حالت۔ ان کی کارگذاری کے وقت اور شرائط مزدوری کی تحقیقات کے لئے کمیشن مقرر کیا جائے۔

۴۔ مطالبات میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ تحقیقات کے بعد ان عہدہ داروں کو سزا دی جائے۔ جنہوں نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا۔ یا مذہبی رسوم کی ادائیگی میں حائل ہوئے۔

۵۔ جو مسجدیں یا قبرستان ریاست کے قبضہ میں ہیں۔ انہیں مسلمانوں کے حوالے کر دیا جائے۔

۶۔ جن سرکاری ملازموں کو گذشتہ سیاسی تحریک کے سلسلہ میں برطرف کیا گیا ہے۔ یا کوئی دوسری سزا دی گئی ہے۔ انہیں بحال کر دیا جائے۔

۷۔ جن سیاسی مجرموں کو سزا دی گئی۔ اور ان کی طرف سے کوئی اپیل نہیں کی گئی ان کے مقدمات پر مہاراجہ صاحب نظر ثانی فرمائیں۔ اور جو اشخاص تشدد کے مرتکب نہیں ہوئے۔ انہیں چھوڑ دیا جائے۔ اور باقی کے متعلق عفو شاہانہ سے کام لیا جائے۔

۸۔ آزادی تقریر اور انجمنوں کے قیام کے متعلق اسی قسم کا قانون جاری کر دیا جائے۔ جیسا کہ برطانوی ہند میں ہے۔

۹۔ مذہبی آزادی کا اعلان کر دیا جائے۔ اور تبدیل مذہب کی وجہ سے ضبطی جائداد کا جو قانون نافذ ہے۔ اس میں ترمیم کر دی جائے۔

۱۰۔ عدالت عالیہ کے ججوں میں ... فی صدی مسلمان ہوں۔ ملازمتوں میں مسلمانوں کو آبادی کے تناسب سے حصہ دیا جائے بھرتی تناسب آبادی کے لحاظ سے کی جائے۔ سائنس پاس مسلمانوں کو غیر مسلم گریجوئیٹوں پر ترجیح دی جائے۔ جہاں صنعتی یا اصطلاحی قابلیت کی ضرورت ہو۔ وہاں یہ شرط قائم نہ رہے گی۔

۱۱۔ مسلمانوں کی نمائندگی میں ہر سال ۱۰ فیصدی کا اضافہ اس وقت تک جاری رہے۔ جب تک کہ انہیں ان کا جائز حصہ نہ مل جائے۔ اور ان کی حق رسی نہ ہو جائے۔ فرقہ وار تناسب پورا کرنے کے لئے فی الحال عمر کی قید اڑا دی جائے۔

۱۲۔ زمینداروں اور کسانوں کو اراضی کے مالکانہ حقوق پورے پورے عطا کئے جائیں۔ بکریوں پر ٹیکس اسی شرح سے لگایا جائے۔ جس شرح سے بھیڑوں پر لگایا جاتا ہے۔ نیز بکروالوں کو جرائم پیشہ اقوام سے خارج کیا جائے۔

۱۳۔ مسلمانوں کے لئے فوجی کالج کھولا جائے۔ اور مسلم آبادی کے مراکز میں مزید مڈل اور ہائی سکول کھولے جائیں۔ مسلم طلباء کو غیر ممالک میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا جائے صنعتی اور پیشہ ور درس گاہوں نیز سکولوں اور کالجوں کے شعبہ سائنس میں مسلم طلباء کی نشستیں مخصوص کر دی جائیں

۱۴۔ ہندی کی بجائے اردو میں تعلیم دی جائے۔ زنانہ مدارس میں ہندی کی بجائے اردو زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے

ہندو مسلم معاملات

جن مطالبات کا اثر ہندوؤں اور مسلمانوں پر ہوتا ہے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۵۔ فسادات کے دوران میں جو لوگ مارے گئے۔ ان کے ورثاء کو زر معاوضہ دیا جائے۔

۱۶۔ ریاست کے نظم و نسق میں ریاست کے باشندوں کو شریک کیا جائے۔ جن وزراء کا تقرر ہز ہائی نس منظور فرمائیں ان میں آبادی کے تناسب سے مسلمان وزراء شامل کئے جائیں اگر ریاست سے قابل مسلمان نہ مل سکیں۔ تو بیرونجات کے مسلمانوں کی خدمات حاصل کی جائیں۔

۱۷۔ عہدۂ وزارت کی میعاد پانچ سال ہو۔ لیکن اگر مجلس وضع قوانین کے ارکان کی ستر فی صدی اکثریت اس کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کرے۔ تو اسے وزارت سے علیحدہ کر دیا جائے اگرچہ وزراء ہز ہائی نس کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ لیکن انہیں اکثریت کی رائے کا احترام کرنا ہوگا۔ اور انہیں ایسے معاملات کے سوا جن کا تعلق مہاراجہ یا ولی عہد کی ذات سے ہوگا تمام دیگر امور میں اکثریت کی مرضی کے مطابق چلنا پڑیگا۔

۱۸۔ اسمبلی کو قانون وضع کرنے اور مہاراجہ صاحب کو اشد ضرورت کے وقت آرڈیننس نافذ کرنے کا اختیار حاصل ہو۔

۱۹۔ اسمبلی کے ۷۰ فی صدی ارکان انتخاب کے ذریعہ سے اور ۳۰ فیصدی نامزدگی کے ذریعہ سے مقرر کئے جائیں اسی ضمن میں ایسے قواعد مرتب کئے جائیں جن کی رو سے مختلف مذاہب کے نمائندے اپنے ہم مذہب لوگوں کی آبادی کے تناسب سے منتخب ہو سکیں۔ رائے دہی کا حق بلا واسطہ ہو۔ ہر شہری کو بلا تمیز مذہب و ملت ووٹ دینے کا حق حاصل ہو پہلی دفعہ اسمبلی کا صدر نامزد کیا جائے۔ اس کے بعد اس کا انتخاب ہوا کرے۔

اصلاحات

(۱) میونسپل انتخابات میں ووٹ دینے کے جو قاعدے مقرر ہیں۔ ان میں اصلاح کی جائے۔ اور حق رائے دہی کا سلسلہ وسیع کر دیا جائے۔

۲۔ کشمیر میں مالیہ کی شرح پنجاب کے مالیہ کی شرح کے برابر ہو۔

۳۔ انسداد رشوت ستانی کے لئے مؤثر ذرائع اختیار کئے جائیں۔

۴۔ مویشیوں کے چرانے کی فیس اسی شرح سے مقرر کی جائے جو پنجاب میں مقرر ہے۔

۵۔ اسلحہ کے متعلق جو پابندیاں عائد ہیں۔ انہیں منسوخ کر دیا جائے۔

۶۔ ریاست سے باہر جانے والے مال پر کوئی محصول نہ لیا جائے۔

۷۔ ادویہ اور ذاتی ضرورت کی اشیاء پر محصول چنگی نہ لیا جائے

۸۔ مذہبی آزادی اور تحریر و تقریر پر صرف ایسی پابندیاں عائد کی جائیں۔ جیسی کہ برطانوی ہند میں عائد ہیں

۹۔ تمام ملازمان ریاست کے حقوق [illegible]

دونوں نے موجودہ اصلاحات کی عمدگی کا اعتراف کیا اور امید ظاہر کی۔ کہ اگر مندرجہ بالا مطالبات پر ہمدردانہ غور کیا گیا۔ تو اس سے مسلمانوں کے جذبات اطاعت وعقیدت میں اضافہ ہوگا۔

مہاراجہ کا جواب

سری نگر ۱۹ اکتوبر۔ مسلمانان جموں وکشمیر کے محضر کے جواب میں مہاراجہ کشمیر نے کہا۔ کہ میں نے محضر کو نہایت دلچسپی سے سنا۔ چونکہ اس میں نہایت اہم سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ اس لئے سردست ان کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا میں آج کوئی تفصیلی جواب دینے سے معذور ہوں۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ پیش کردہ مطالبات پر غور کرنے اور ان کے متعلق فیصلہ کرنے میں تاخیر سے ہرگز کام نہیں لیا جائیگا۔ میں اس حقیقت کے پیش نظر بے حد مسرور ہوں۔ کہ اعلان معافی میں قیام امن کے لئے جو اپیل کی گئی تھی۔ آپ لوگوں نے اس کا عملی وفا شعاری سے جواب دیا ہے۔ میری ذات اور تخت کے ساتھ وفاداری کے جن جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ میں ان سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں انتہائی کوشش کروں گا۔ کہ راعی اور رعایا کے درمیان جو تعلق ہوتا ہے۔ اس پر کوئی ناخوشگوار اثر نہ پڑے۔

آپ نے جو مطالبات پیش کئے ہیں۔ وہ حسب ذیل تین عنوانات پر تقسیم ہو سکتے ہیں۔

اولاً۔ وہ مطالبات جن کے متعلق آپ تحقیقاتی کمیشنوں کا تقرر چاہتے ہیں۔

ثانیاً۔ وہ مطالبات جن کا اثر مسلم رعایا پر پڑتا ہے۔

ثالثاً۔ وہ مطالبات جن کا اثر مسلم اور غیر مسلم رعایا پر پڑتا ہے۔

تحقیقات

جہاں تک آتش باری کی تحقیقات کا تعلق ہے۔ آپ جانتے ہونگے کہ سر برجور دلال کے زیر صدارت جو تحقیقاتی کمیٹی ۱۳ جولائی کے حادثات کی تحقیقات کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ جو شائع ہو چکی ہے۔ اور جس پر غور ہو رہا ہے۔ ۲۲-۲۳-۲۴ ستمبر کو گولی چلنے کے جو حوادث پیش آئے۔ انکی تحقیقات کے لئے میں نے حال میں ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کر دیا ہے۔ دیگر مطالبات پر عنقریب غور کیا جائیگا۔ اور فیصلہ کا اعلان کر دیا جائیگا۔

نظم ونسق

تیسرے عنوان کے ماتحت ریاست کے نظم ونسق میں رعایا کو شریک کرنیکا سوال پیش کیا گیا ہے۔ میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ لیکن اس قسم کی تجویز کی تفصیلات غور طلب ہیں۔ چنانچہ میں اس کے جزئیات پر بحث کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کرنے کی تجویز کرتا ہوں۔ جو سرکاری اور غیر سرکاری ارکان پر مشتمل ہوگی۔ [illegible] میں تمام متعلقہ اقوام کے ارکان شریک ہوں گے۔ کمیشن کا صدر ایسا شخص ہوگا جس کا کسی پارٹی یا جماعت سے تعلق نہ ہو [illegible] ارکان اور [illegible] کی فہرست عنقریب شائع کر دی جائیگی۔ [illegible]

قابل توجہ مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر

جو عریضہ ذیل ایک وفادار مسلمان فرد رعیت کی حیثیت سے بغرض آگاہی جناب والا قبل از وقت ارسال خدمت کرکے عرض گزار ہوں کہ اگر معاملہ ذیل پر فوری توجہ نہ فرمائی گئی۔ اور عجلت سے کام نہ لیا گیا۔ تو بہت جلد اس پر امن ضلع میں فرقہ وارانہ فتنہ خطرناک صورت اختیار کرکے امن کو خاکستر کر ڈالیگا۔

افسوس کہ وہ گندے جراثیم جو پنڈتوں کی ذہنیت کا نتیجہ ہیں۔ اور جن کی وجہ سے کشمیر کے دیار وامصار کی فضا اپنے مہلک اثرات سے مکدر ہو چکی ہے۔ آج کل یہاں مظفرآباد میں بھی اپنا زہریلا اثر ان شہریوں میں ڈال رہے ہیں۔

ایسے اشخاص کا ہیڈ کوارٹر جناب پنڈت کشمیری ناتھ صاحب سب جج مظفرآباد ہیں۔ جن کے ہاں صبح سے دو بجے تک اور شام سے بارہ بجے تک پنڈتوں وغیرہ کی میٹنگیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور ہر ایک فرد اپنی کارکردگی اور مسلم کش پالیسی پر پوری کمربستگی ومستعدی کا اظہار کرتا ہے۔ سب ججوں کو بھی ہر طرح کی آزادی دے دی گئی ہے۔ خود بدولت اپنے جملہ کارہائے مفوضہ سے فراغت پاکر کہیں شام کے دو تین بجے کچہری میں آتے ہیں۔ اور جملہ حاضرین کو وقت تک پریشان وسرگرداں رہتے ہیں جب عدالت گستری کا کام شروع کیا جاتا ہے۔ تو مسلمان غریبوں کو سوائے صبر وشکر وحقی بر رضا رہنے کے چارہ ہی نظر نہیں آتا۔ رات کے ۸-۱۰ بجے تک لوگ حاضر عدالت رہتے ہیں۔ شب تاریک میں انہیں آج جاؤ کل آؤ کی خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ اس امروز وفردا کی پریشان حالی کا اندازہ صرف وہ لوگ لگا سکتے ہیں جن کو پردیس میں کبھی اس ہیر پھیر سے واسطہ پڑا ہوگا۔ یہ واقعات عدالت ہذا کی مسلات کے ملاحظہ کرنے پر معلوم ہو سکتے ہیں۔ کئی ایک مسلات میں ماہا گزشتہ سالوں کے زبانی فیصلے سنائے گئے ہیں۔ مگر ابھی تک تحریر میں نہیں آئے۔ فریقین کا دور دراز سے آنا۔ خرچ گواہان برداشت کرنا۔ پھر ۸-۱۰ بجے ان کو کل پرسوں کی حاضری کی ہدایت ہونا وغیرہ کئی بیشمار تکلیفیں بے کس مسلمانوں پر روا رکھی جا رہی ہیں۔

قبل ازیں مظفرآباد میں کبھی جھٹکہ کی دوکان نہیں کھولی گئی۔ مگر اب پنڈت صاحبان نے مسلمان قصابوں کا بائیکاٹ کرکے جھٹکہ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس سے ایک گونہ مزید کشیدگی پھیل رہی ہے۔

جب ۷ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو انجمن اسلامیہ مظفرآباد کے رضاکار کوہالہ پر بموجودگی وزیر وزارت صاحب مظفرآباد جتھے والوں کو رخصت کرکے واپس مظفرآباد پہنچے تو جناب پنڈت صاحب موصوف نے رضاکاروں کو نعرہ تکبیر اللہ اکبر لگانے سے روکا۔ مگر ان کے ایسا کرنے سے کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ اس پر انجمن اسلامیہ کی کمیٹی میں اظہار ناراضگی کا ریزولیوشن پاس ہوا۔ اور حکام بالادست کو بذریعہ برقیات اطلاع دی گئی۔

چونکہ ضلع ہذا قریباً سب کا سب سرحدی علاقہ جات سے ملا ہوا ہے۔ اگر یہاں اور چند روز پنڈت صاحب کی سرگرمیوں کی یہی حالت قائم رہی۔ اور ان ناقابل کارروائیوں کا کوئی سدباب نہ ہوا تو اس کے تلخ نتائج نکلیں گے۔

میں سب سے آخر میں یہ عرض بھی کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اگر ہمارے موجودہ وزیر وزارت پنڈت پریم ناتھ صاحب جیسے نیک دل دوراندیش ودیانتدار حاکموں کا انتخاب وتقرر عمل میں آتا۔ تو یہ زہریلی فضا کبھی پیدا نہ ہو سکتی۔ چنانچہ پچھلے دنوں جب وزیر صاحب موصوف دو روز کے لئے سرینگر تشریف لے گئے تو سب جج مذکور کے طرز عمل سے دو دن میں ہی یہاں کی فضا کچھ ایسی مکدر ہو گئی۔ کہ اگر وزیر صاحب بوقت رات کے ۱۲ بجے واپس پہنچ کر اہل شہر کے مسلمان نمائندوں کو اسی وقت بلا کر اپنی دانشمندی وتدبر سے فوری انتظام نہ کرتے۔ تو خدا جانے صبح ہوتے ہوتے کیا کچھ ظہور پذیر ہوتا۔ حالانکہ سب جج صاحب بھی سٹیشن پر موجود تھے۔ اب میں ان خطرناک جراثیم کا تیر بہدف علاج پیش کرتا ہوں

(۱) کسی لائق ودیانتدار مسلمان سب جج کی فوری تقرری عمل میں لائی جائے۔

(۲) کسی تجربہ کار مسلمان پولیس افسر کی تعیناتی کی جائے۔

(۳) موجودہ ہر دل عزیز ودیانتدار [illegible] وزارت صاحب کی میعاد میں توسیع کی جائے۔

(۴) یہ کہ پنڈت ملازمین کی یہاں اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کیا جائے۔

اب مکرر عرض ہے۔ کہ جہاں تک جلد ہو سکے کسی قابل مسلمان سب جج کو مظفرآباد میں تعینات فرمایا جائے۔ تاکہ وہ مسلمان پبلک کی طرف سے وزیر صاحب موصوف کا ہاتھ بٹائے۔ اور دونوں ملکر عوام کی بے چینی دور کریں۔ اس تقرری سے ایک گونہ مسلمان پبلک کی تسکین ہو جائیگی۔ (ایک خیر خواہ سرکار از مظفرآباد)

زمینداران علاقہ لائلپور کی گورنمنٹ سے درخواست

بصدارت چوہدری عالم علی خان صاحب رئیس چک ۱۲۲ [illegible] تحصیل [illegible] ضلع لائلپور زمینداران کا جلسہ ہوا۔ جس میں حسب ذیل تجویز پاس ہوئی۔

چونکہ زمینداروں کی حالت بوجہ کمی پانی وکمی پیداوار وارزانی روز بروز بد سے بدتر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اگرچہ گورنمنٹ عالیہ نے گزشتہ فصل ربیع میں سرکاری معاملہ میں کچھ تخفیف فرمائی۔ تاہم تمام پیداوار بیچ فروخت کرکے اور کچھ قرضہ اٹھا کر بمشکل ادا کی۔ معاملہ ہوئی۔ اور اب فصل خریف موجودہ کی کپاس کا پھل نہایت کم بلکہ بالکل [illegible] ہے۔ اس لئے امید واثق ہے۔ کہ گورنمنٹ عالیہ فصل کپاس کا معاملہ تمام اور دیگر اجناس کا نصف معاف کرکے اپنی فیاضی کا ثبوت دیگی۔ (نامہ نگار)

وفد نے موجودہ اصلاحات کی عمدگی کا اعتراف کیا اور درخواست کی۔
کہ اگر مندرجہ بالا مطالبات پر ہمدردانہ غور کیا گیا۔ تو اس سے مسلمانوں
کے جذبات اطاعت وعقیدت میں اضافہ ہوگا۔

مہاراجہ کا جواب

سری نگر ۱۹ اکتوبر۔ مسلمانان جموں وکشمیر کے محضر کے جواب میں
مہاراجہ کشمیر نے کہا۔ کہ میں نے محضر کو نہایت دلچسپی سے سنا۔ چونکہ اسمیں
نہایت اہم سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ اس لئے سردست ان کے متعلق
کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا میں آج کوئی تفصیلی جواب دینے سے
معذور ہوں۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ پیشکردہ مطالبات پر غور
کرنے اور ان کے متعلق فیصلہ کرنے میں تاخیر سے ہرگز کام نہیں لیا جائیگا۔
میں اس حقیقت کے پیش نظر بے حد مسرور ہوں۔ کہ اعلان معافی
میں قیام امن کے لئے جو اپیل کی گئی تھی۔ آپ لوگوں نے اس کا عملی وفا
شعاری سے جواب دیا ہے۔ میری ذات اور تخت کے ساتھ وفاداری کے
جن جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ میں ان سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں
انتہائی کوشش کروں گا۔ کہ حاکم اور رعایا کے درمیان جو تعلق ہوتا ہے۔ اس
پر کوئی ناخوشگوار اثر نہ پڑے۔

آپ نے جو مطالبات پیش کئے ہیں۔ وہ حسب ذیل تین عنوانات
پر تقسیم ہو سکتے ہیں۔
اولاً۔ وہ مطالبات جن کے متعلق آپ تحقیقاتی کمیشنوں
کا تقرر چاہتے ہیں۔
ثانیاً۔ وہ مطالبات جن کا اثر مسلم رعایا پر پڑتا ہے۔
ثالثاً۔ وہ مطالبات جن کا اثر مسلم اور غیر مسلم رعایا پر پڑتا ہے۔

تحقیقات

جہاں تک آتش بازی کی تحقیقات کا تعلق ہے۔ آپ جانتے ہونگے
کہ مسٹر برجور جی دلال کے زیر صدارت جو تحقیقاتی کمیٹی ۱۳ جولائی کے حادثات
کی تحقیقات کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے
جو شائع ہو چکی ہے۔ اور جس پر غور وخوض ہو رہا ہے۔ ۲۲۔۲۳۔۲۴ ستمبر کو
گولی چلنے کے جو حوادث پیش آئے۔ انکی تحقیقات کے لئے میں نے حال
میں ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کر دیا ہے۔ دیگر مطالبات پر عنقریب غور کیا
جائیگا۔ اور فیصلہ کا اعلان کر دیا جائیگا۔

نظم ونسق

تیسرے عنوان کے ماتحت ریاست کے نظم ونسق میں رعایا کو شریک کرنیکا
مطالبہ پیش کیا گیا ہے۔ میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ لیکن اس قسم کی تجویز
کی تفصیلات غور طلب ہیں۔ چنانچہ میں اس کے جزئیات پر بحث کرنے کے
لئے ایک کمیشن مقرر کرنے کی تجویز کرتا ہوں۔ جو سرکاری اور غیر سرکاری ارکان
پر مشتمل ہوگی۔ اور جس میں تمام متعلقہ اقوام کے ارکان شریک ہوں گے۔ اس
کمیشن کا صدر ایسا شخص ہوگا جو کسی پارٹی یا جماعت سے تعلق نہ رکھتا ہو
[illegible] کے ارکان اور تحقیق طلب امور کی فہرست عنقریب مشتہر کر دی جائیگی۔
[illegible] توجہ پہلے سے [illegible]

قابلِ توجہ مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر

عریضہ ذیل ایک وفادار مسلمان و رعیت کی حیثیت سے
بغرض آگاہی جناب والا قبل از وقت ابلاغ خدمت کر کے عرض گزار ہوں
کہ اگر معاملہ ذیل پر فوری توجہ نہ فرمائی گئی۔ اور عجلت سے کام نہ لیا گیا۔
تو بہت جلد اس پر امن ضلع میں فرقہ وارانہ فتنہ خطرناک صورت اختیار
کر کے وہیں امن کو خاکستر کر ڈالیگا۔

افسوس کہ وہ گندے جراثیم جو پنڈتوں کی ذہنیت کا نتیجہ
ہیں۔ اور جن کی وجہ سے کشمیر کے دیار وامصار کی فضا اپنے مہلک اثرات
سے مکدر ہو چکی ہے۔ آج کل یہاں مظفر آباد میں بھی اپنا زہریلا اثر یہاں
شہریوں میں ڈال رہے ہیں۔

ایسے اشخاص کا سرغنہ اعظم جناب پنڈت شمبر ناتھ سب جج
مظفر آباد ہیں۔ جن کے ہاں صبح سے دو بجے تک اور شام سے بارہ بجے
تک پنڈتوں وغیرہ کی میٹنگیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور ہر ایک فرد اپنی کارکردگی اور
مسلم کش پالیسی پر اپنی کمربستگی و مستعدی کا اظہار کرتا ہے۔ ملنے والوں کو
بھی ہر طرح کی آزادی دے دی گئی ہے۔ خود بدولت اپنے جائے کار ہائے
مفوضہ سے فراغت پاکر کہیں شام کے دو تین بجے کچہری میں آتے ہیں۔
اور جملہ حاضرین وقت تک پریشان وسرگردان رہتے ہیں جب عدالت کچہری
کا کام شروع کیا جاتا ہے۔ تو مسلمان غریبوں کو سوائے صبر وشکر بدامنی پر
رضامند رہنے کے چارہ ہی نظر نہیں آتا۔ رات کے ۸۔۱۰ بجے تک لوگ
حاضر عدالت رہتے ہیں۔ شب تاریک میں انہیں آج جاؤ کل آؤ کی خوشخبری
سنائی جاتی ہے۔ اس امروز فردا کی پریشان حالی کا اندازہ صرف وہ لوگ
لگا سکتے ہیں۔ جن کو پردیس میں کبھی اس ہیر پھیر سے واسطہ پڑا ہوگا۔ یہ
واقعات عدالت ہذا کی امثلات کے ملاحظہ کرنے پر معلوم ہو سکتے ہیں۔
کئی ایک امثلات میں ماہ ہاڑ و ساون کے زبانی فیصلے سنائے گئے ہیں۔ مگر
ابھی تک تحریر میں نہیں آئے۔ فریقین کا دور دراز سے آنا۔ خرچ کو اپنی
برداشت کرنا۔ پھر ۷۔۸ بجے ان کو کل پرسوں کی حاضری کی ہدایت ہونا
غرضیکہ کئی بے انصافیاں بے کس مسلمانوں پر روا رکھی جا رہی ہیں

قبل ازیں مظفر آباد میں کبھی جھٹکہ کی دوکان نہیں کھولی گئی۔ مگر
اب پنڈت صاحبان نے مسلمان قصابوں کا بائیکاٹ کر کے جھٹکہ
استعمال کرنا شروع کر دیا ہے جس سے ایک گونہ مزید کشیدگی پھیل
رہی ہے۔

جب ۷ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو انجمن اسلامیہ مظفر آباد کے رضاکار
پل کوہالہ پر بموجودگی وزیر وزارت صاحب مظفر آباد جیتنے والوں کو روٹی
کھلا کر واپس مظفر آباد پہنچے۔ تو جناب پنڈت صاحب موصوف نے
رضاکاروں کو نعرہ تکبیر لگانے سے روکا۔ مگر ان کے ایسا کرنے سے کچھ
نتیجہ نہ نکلا۔ اس پر انجمن اسلامیہ کی کمیٹی میں اظہار ناراضگی کا رزولیوشن
پاس ہوا۔ اور حکام بالادست کو بذریعہ برقیات اطلاع دی گئی۔

چونکہ ضلع ہذا قریباً سب کا سب سرحدی علاقہ جات سے ملا ہوا
ہے۔ اگر یہاں اور چند روز پنڈت صاحب کی سرگرمیوں کی یہی حالت
قائم رہی۔ اور ان نا دیانتدار کارروائیوں کا کوئی سدباب نہ ہوا تو اس کے
تلخ نتائج نکلیں گے۔

میں سب سے آخر میں یہ عرض بھی کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اگر ہمارے
موجودہ وزیر وزارت پنڈت پریم ناتھ صاحب جیسے نیک دل و خوش اخلاق
و دیانتدار حاکموں کا انتخاب و تقرر عمل میں آتا۔ تو یہ زہریلی فضا کبھی
پیدا نہ ہو سکتی۔ چنانچہ پچھلے دنوں جب وزیر صاحب موصوف دو روز
کے لئے سرینگر تشریف لے گئے تو سب جج مذکور کے طرز عمل سے دو دن
میں ہی یہاں کی فضا کچھ ایسی مکدر ہو گئی۔ کہ اگر وزیر صاحب موقعہ پر رات
کے ۱۲ بجے واپس پہنچ کر اور شہر کے مسلمان باشندوں کو اسی وقت بلا
کر اپنی دانشمندی و تدبر سے فوری انتظام نہ کرتے۔ تو خدا جانے صبح
ہوتے ہوتے کیا کچھ ظہور پذیر ہوتا۔ حالانکہ سب جج صاحب بھی سٹیشن پر
موجود تھے۔ اب میں ان خطرناک جراثیم کا تیر بہدف علاج پیش کرتا ہوں۔
(۱) کسی لائق و دیانتدار مسلمان سب جج کی فوری تقرری عمل
میں لائی جائے۔
(۲) کسی تجربہ کار مسلمان پولیس آفیسر کی تعیناتی کی جائے۔
(۳) موجودہ ہردلعزیز و دیانتدار وزیر وزارت صاحب کی
میعاد میں توسیع کی جائے۔
(۴) یہ کہ پنڈت ملازمین کی یہاں کثرت کو قلیت میں تبدیل
کیا جائے۔

اب مکرر عرض ہے۔ کہ جہاں تک جلد ہو سکے کسی قابل مسلمان
سب جج کو مظفر آباد میں تعینات فرمایا جائے۔ تاکہ وہ مسلمان پبلک کی
طرف سے وزیر صاحب موصوف کا ہاتھ بٹائے۔ اور وہ ان کی عام
کی بے چینی دور کریں۔ اس تقرری سے ایک گونہ مسلمان پبلک کی تسکین
ہو جائیگی۔ (ایک خیر خواہ سرکار از مظفر آباد)

زمینداران علاقہ لائلپور کی گورنمنٹ سے درخواست

بصدارت چوہدری عالم علی خان صاحب رئیس چک ۱۲۲ [illegible]
تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور زمینداران کا جلسہ ہوا۔ جس میں حسب ذیل تجویز پاس ہوئی
چونکہ زمینداروں کی حالت بوجہ کمی پانی و کمی پیداوار و ارزانی روز بروز بد
سے بدتر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اگرچہ گورنمنٹ عالیہ نے گزشتہ فصل ربیع میں
سرکاری معاملہ میں کچھ تخفیف فرمائی تاہم تمام پیداوار بیع و فروخت کر کے
اور کچھ قرضہ اٹھا کر بمشکل ادائیگی معاملہ ہوئی۔ اور اب فصل خریف موجودہ
کی کپاس کا پھل نہایت کم بلکہ ۱/۴ حصہ ہے اس لئے امید واثق ہے۔ کہ گورنمنٹ
عالیہ فصل کپاس کا معاملہ تمام اور دیگر اجناس کا نصف معاف کر کے اپنی فیاضی
کا ثبوت دیگی۔ (نامہ نگار)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کا خاندان بھی موتی سرمہ پسند کرتا ہے

موتی سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ حضرت حکیم الامۃ نورالدین کے صاحبزادگان موتی سرمہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں ”پچھلے دنوں عزیز عبدالباسط کو آشوب چشم اور ککروں کی تکلیف تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ استعمال کی گئیں۔ کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کا موتی سرمہ بہت مفید اور کامیاب رہا۔ درحقیقت یہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے“ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ حضرت حکیم الامۃ کا اصل نسخہ کس کے پاس ہے۔ اور پھر کون اسے زیادہ احتیاط سے تیار کرتا ہے اور آپ کا خاندان مبارک کس سرمہ کو پسند فرماتا ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہی بہترین مفید اور مقبول عام موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئیے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ ۲ر محصولڈاک علاوہ

امراضِ معدہ کا موسم

آج کل امراض معدہ کا موسم ہے۔ ان میں سب سے خوفناک ہیضہ ہے۔ لہذا ہماری ساختہ مشہور اور مقبول عام دوا ”اکسیر معدہ“ ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بادگولہ۔ پیٹ کا گڑ گڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ متلی۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ قبض و اسہال ریاح کے لئے تیر بہدف اور بہترین حفظ ماتقدم و کامیاب علاج ہے۔ ایڈیٹر صاحب فاروق اور رانا عبدالرحیم صاحب نیر نے بعد از استعمال اسے بہت پسند فرمایا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے جو مدت کے لئے کافی ہے۔ محصولڈاک علاوہ ؏

اکسیر البدن کے استعمال سے زمانہ شباب یاد آگیا

جناب سید حبیب الرحمن صاحب احمدی عرف شاہ ابراہیم صاحب قادری جاگیر دار ضلع ناندیڑ دکن اتر پر فرماتے ہیں۔ کہ ”میں نے آپ کی مرسلہ اکسیر البدن کو استعمال کیا۔ حقیقتاً یہ بہترین چیز ہے اگرچہ میری عمر ۴۲ سال ہے۔ مگر اکسیر البدن کے استعمال سے زمانہ شباب یاد آگیا۔ میں نے اپنے دیگر اصحاب کے لئے بھی منگوائی۔ وہ بھی بہت مداح ہیں“؏

یقیناً اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی بہترین مقوی دوا ہے۔ جو جملہ دماغی اور جسمانی و اعصابی کمزوریوں کو دور کر کے کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہزور بنانے میں لاثانی ہے۔ اگر آپ کو اپنی صحت کی کچھ بھی فکر ہے۔ تو آپ کو فی الفور اس کا استعمال شروع کر دینا چاہئیے۔ موسم برسات میں ملیریا کی عام شکایت شروع ہو جاتی ہے۔ یہ دوا بہترین مقوی ہونے کے علاوہ ظالم ملیریا جو انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری و عوارض کو دور کرنے کے لئے بھی تیر بہدف ہے۔ چنانچہ شیخ فخرالدین صاحب زمیندار کورائی سے لکھتے ہیں۔ کہ اکسیر البدن ملیریا میں بہت مفید ثابت ہوئی۔ سب کمزوری جاتی رہی ایک شیشی اور بھیجئے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے محصولڈاک علاوہ ؏ ملنے کا پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سندات کو غلط ثابت کرنیوالے کو ایک ہزار روپیہ انعام

ھوالشافی

اصلی ممیرے والا تریاق چشم (رجسٹرڈ)

امراض چشم کا بہترین اور آسان علاج

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا ہے۔ سرخی کو کاٹ دیتا ہے۔ چھپروں کے سترم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادے کی وجہ سے نہ کھلتی ہوں۔ یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں یا آنکھوں کے چھپر گل گئے ہوں۔ یا گید اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا بوجہ ککروں کے آشوب یا زخم ہو گئے ہوں اور بینائی کم ہو گئی ہو۔ یا ککروں کی وجہ سے دھند اور غبار چھایا رہتا ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچے سے لے کر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ ہمارے اس بیان کی تصدیق کیلئے نامی ڈاکٹروں کے دستخطی سرٹیفکیٹ موجود ہیں نیز صاحبان ڈپٹی کمشنر و سب جج و پروفیسران کالج و وکلا صاحبان و دیگر اعلیٰ عہدہ داران سرکار و علمائے کرام و ایڈیٹران اخبارات (جن میں ہندو مسلمان سکھ شامل ہیں) زور دار الفاظ میں تصدیق کرتے ہیں۔ جن کی تعداد کیصد کے قریب ہے۔ اگر ہمارے مطبوعہ سرٹیفکیٹوں کو کوئی غلط ثابت کر دے۔ تو ایک ہزار روپیہ انعام پا سکتا ہے۔

قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ محصولڈاک ۸ر بذمہ خریدار ؏

المشتہر:- مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہ دولہ گجرات (پنجاب)

---

۸ نومبر ۱۹۳۱ء یاد رکھیں

سیرت النبی کے جلسوں کی خوشی میں عنقریب عظیم الشان رعایت کا اعلان ہونیوالا ہے۔ یہ رعایت صرف ایکدن ۸ر نومبر کیلئے ہوگی۔ الفضل کے خاص ایشوز نمبر کا انتظار فرمائیے۔ زراعتی آلات و مشینری کے خریداروں کے لئے سنہری موقعہ ہوگا ؏

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز سوداگران مشینری اعظم بلڈنگ بٹالہ ضلع گورداسپور

دیکھئے لوگ انگریزی کس طرح بلا استاد سیکھ رہے ہیں

جناب سید محمد خلیل صاحب سیکنڈ کلرک سب رجسٹرار آفس ضلع پورنیا سے لکھتے ہیں ”مجھے ایک زمانہ سے انگریزی سیکھنے کا شوق تھا۔ لیکن میری سمجھ میں نہ آتی تھی۔ جب میں نے جدید انگلش ٹیچر کا اشتہار پڑھ کر اسے منگوایا۔ تو استاد کی مدد کے بغیر انگریزی میں مجھے اتنی لیاقت ہو گئی۔ کہ انگریزی میں ہر ایک کام کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہوں۔ جس کے لئے مصنف کا بے حد مشکور ہوں“ (۲) جناب جمعدار چونی لعل صاحب چھاؤنی کوہاٹ۔ ”جدید انگلش ٹیچر بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ تھوڑے دنوں میں کافی لیاقت حاصل کر لی اگر آپ اس کتاب کی قیمت ایک سو روپیہ بھی رکھتے۔ تو بھی تھوڑی ہوتی“

۲۰۴ صفحے دوسرا ایڈیشن قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک ناپسند ہو۔ تو کل قیمت واپس

قمر برادرز (جدید الف) شملہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— لندن سے ۱۹ اکتوبر کو فری پریس نے تار دیا ہے کہ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ مسٹر میکڈانلڈ کابینہ کی طرف سے فرقہ وار مسئلہ کا فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ان کا فیصلہ مسلمانوں کے مطالبات سے بہت کم ہوگا۔ اور مسلم مندوبین کو بھی اس کا پوری طرح علم ہے۔ ؛

—— سری نگر سے ۱۷ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ حکومت ہند نے مہاراجہ کشمیر کی درخواست پر مسٹر ویکلینسی (پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ) کی خدمات عارضی طور پر بطور سپیشل منسٹر حاصل کی ہیں۔ آپ اس کمیشن کی صدارت کریں گے۔ جو مسلمانوں کے مطالبات پر غور کرنے کے لئے مقرر کیا جائے گا ؛

—— معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ویکفیلڈ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس پشاور ریاست کشمیر کے انسپکٹر جنرل پولیس مقرر ہوئے ہیں تاکہ ریاستی پولیس کی از سر نو تنظیم کریں۔ ؛

—— جموں سے ۲۰ اکتوبر کی ایک خبر ہے کہ مہاراجہ کشمیر نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ گذشتہ فسادت میں افواج نے جو قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ ان کے لئے تمام افسر اور سپاہی میری بہترین تعریف کے مستحق ہیں۔ انہیں کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا ؛

—— نئی دہلی سے ۱۷ اکتوبر کی ایک اطلاع ہے پایا جاتا ہے کہ ڈاکٹر انصاری صاحب نے دہلی کانگرس کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ جسے منظور کر کے مجلس عاملہ نے پنڈت پیارے لال شرما کو صدر منتخب کر لیا ہے۔ ؛

—— ۲۱ اکتوبر کو مسلمانان ڈیرہ اسماعیل خاں کا ایک وفد چیف کمشنر صوبہ سرحد کی خدمت میں پیش ہوا۔ اور گذشتہ فسادات کے سلسلہ میں اپنی شکایات پیش کیں۔ چیف کمشنر نے وعدہ کیا ہے۔ کہ انہیں دور کرنے کی کوشش کی جائے گی ؛

—— ریاست کی مالی مشکلات میں امداد کے لئے والئے میسور نے دو لاکھ روپیہ اپنی جیب خاص سے دیا ہے۔

—— ۱۸ اکتوبر کو برنگھم میں تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے کہا۔ کہ اگر برطانیہ ہندوستان سے اپنی ست برداری کا اعلان کر دے۔ تو آج ہی فرقہ وار مسائل کا تصفیہ ہو سکتا ہے ؛

—— ڈاکٹر لوکس کو جو ۱۹۱۸ء سے مشن کالج لاہور کے پرنسپل چلے آتے ہیں۔ اور طلباء میں بہت ہر دلعزیز ہیں۔ ۱۳ اکتوبر کو بورڈ آف ڈائرکٹرز نے استعفیٰ دینے پر مجبور کیا۔ طلباء میں اس فیصلہ سے سخت بے چینی پھیل گئی۔ اور انہوں نے سٹرائیک کر دی ہے ؛

—— سیالکوٹ کی خبر ہے۔ کہ سردار کھڑک سنگھ صاحب سے ایک سال تک پر امن رہنے کے لئے پندرہ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ ؛

—— حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ عراق میں ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی ہے اس لئے پاسپورٹ بند کر دئے گئے ہیں ؛

—— ۱۹ اکتوبر کو لندن میں مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے ایک انتخابی ایڈریس کے دوران میں کہا۔ کہ گول میز کی صدارت نہیں چھوڑوں گا۔ اور حتی الامکان ہندوستان اور برطانیہ میں مفاہمت کی کوشش برابر جاری رکھونگا ؛

—— ۱۹ اکتوبر کو کابل میں فتح کابل کی تیسری سالگرہ منائی گئی۔ اس موقعہ پر شاہ نادر شاہ کی رسم تاج پوشی بھی ادا کی گئی۔ تمام غیر ملکی سفراء نے تقریب میں حصہ لیا۔ تمام فوج نے سلامی اتاری اور جرمن کمانڈر کے زیر کمان مصنوعی لڑائی ہوئی۔ جس میں پیدل۔ سوار۔ جنگی ٹینک۔ اور ہوائی جہاز وغیرہ سب نے حصہ لیا ؛

—— معلوم ہوا ہے۔ بعض لوگ ان مطالبات سے جو کشمیری نمائندوں نے مہاراجہ صاحب کے پیش کئے ہیں۔ بہت زیادہ مطالبات پیش کرانا چاہتے تھے۔ ان کا ارادہ ہے کہ چونکہ ان کی یہ تجویز منظور نہیں کی گئی اس لئے وہ بیرونی مسلمانوں کو کشمیریوں کی امداد سے روکیں گے۔ لیکن یہ سخت نامناسب فعل ہے۔ ؛

—— ۲۰ اکتوبر کو پراسنے سنٹرل جیل ملتان کے قیدیوں نے نائب داروغہ جیل پر اس کے دفتر میں دن کے وقت حملہ کر دیا۔ اور اس کی ناک کاٹ ڈالی ؛

—— وائسرائے ہند سابق پروگرام کے خلاف ۲۰ اکتوبر کو شملہ سے روانہ ہو گئے ؛

—— ۱۹ اکتوبر کو گاندھی جی نے سردار اجل سنگھ سے ملاقات کی۔ سردار صاحب نے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ مسلمانوں کے مطالبات منظور کر لینے والے ہیں۔ جس کے جواب میں آپ نے کہا۔ میں سکھوں اور ہندوؤں کی رضامندی اور ہر مسئلہ میں کانگرس کی منظوری حاصل کئے بغیر کوئی فیصلہ کن کارروائی نہیں کروں گا ؛

—— اخبار ویر بھارت نے لکھا ہے کہ کشمیر میں دو اعلیٰ انگریز افسر بھیجے جانے والے ہیں۔ جو اپنے محکموں کے پوری طرح انچارج ہوں گے۔ اور مہاراجہ کے سامنے نہیں۔ بلکہ ریزیڈنٹ کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ ؛

—— معلوم ہوا ہے حضور نظام اپنی مملکت میں برطانوی ہند کی طرح اصلاحات جاری کرنا چاہتے ہیں۔ اسمبلی اور کونسلیں بنائی جائیں گی۔ جن میں نمائندے منتخب ہوں گے۔ اسی سلسلہ میں وائسرائے کے ساتھ مشورہ کرنے کے لئے آپ اوائل نومبر میں دہلی تشریف لا رہے ہیں ؛

—— لنڈن سے ۲۰ اکتوبر کی خبر ہے کہ مولانا شوکت علی نے رائٹر کے نمائندہ سے کہا۔ کہ مسلم وفد میں کامل اتحاد عمل ہے۔ تصفیہ اس واسطے نہیں ہوتا۔ کہ گاندھی جی مسلمانوں اور سکھوں کے علاوہ دوسری اقلیتوں کے تحفظ سے انکار کرتے ہیں۔ اور مسلمان تمام اقلیتوں کی حمایت پر ہیں ؛

—— برمنگھم میں ۲۰ اکتوبر کو گاندھی جی نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کانگرس فوراً حکومت کی ذمہ داری اٹھانے کو تیار ہے۔ اور یہی ملک کی نمائندہ جماعت ہے۔ اور گول میز کے نمائندے حقیقی نمائندے نہیں۔ اس کے جواب میں سرآغا خان کی غزنوی نے بھی ایک تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کانگرس ہندوستانی سیاسیات میں محض بائیں بازو کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور ہندو جماعت ہے۔ مسلمان اس سے بالکل علیحدہ ہیں۔ اور مسلم مندوبین تمام جماعتوں کے نمائندے ہیں۔ اگر مندوبین غیر نمائندہ ہیں تو گاندھی جی نے ہندوستان میں ان سے گفت وشنید کیوں کی تھی۔ اور ان کی نامزدگی پر حکومت کے سامنے اعتراض کیوں نہیں کیا تھا ؛

—— سکندر آباد دکن کے ہندوؤں کی درخواست پر وہاں پولیس کی ایک تعزیری چوکی قائم ہوگئی ہے۔ جس کے اخراجات اہل سکندر آباد ادا کریں گے۔

—— وزیگاپٹم سے ۲۰ اکتوبر کی خبر ہے کہ شدید بارش کی وجہ سے ایک پہاڑی گر گئی۔ جس کی زد میں آکر تیس آدمی فی الفور ہلاک ہو گئے ؛

—— مدراس سے ۱۳ اکتوبر کی خبر ہے کہ آدمی دراوڑ کا ایک جلوس ایک ہندو محلہ سے گذر رہا تھا۔ کہ ہندوؤں نے اس پر پتھروں کی شدید بارش شروع کر دی۔ جس سے چھ آدمی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا ؛